

بہارِ خلافت اہل بیت علیہم السلام کا سچا پتہ



بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اُس منہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہو اک دل کی غذا دی

جو ہو گا اک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَرْزَىٰ الْأَعْيُنَ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد اول ۲ - دسمبر ۱۹۱۵ء - مطابق ۲۴ - محرم الحرام ۱۳۳۷ھ یوم پنجشنبہ از قادیان دارالامان پ پ (نمبر ۹)

احمدیہ جماعت کے عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اس کے ذات، اس کے صفات، اس کے اسماء یا اس کی عبادت میں نہ اس کا شریک ہو نہ شریک ہو سکتا ہو۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ خدا تعالیٰ قیوم اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے ان پر فردا فردا اور جن کا ذکر نہیں ان پر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۳۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ ۴۔ امام کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہا اور ہمیشہ کھلا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا کہ پہلو بدن مقاب بھی اپنی نیک بندوں کی کلام کرتا ہو اور کرتا رہے گا۔ ۵۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہو اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۶۔ بعثت بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دو دنخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہوں گے۔ ۷۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیاء و نقیہ نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِرَبِّهِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہو اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپ کے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جس کے بعد کسی اور نبی شریعت کی

قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی شخص سوائے آپ کی کامل اطاعت اور ان کی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے والا نہ ہو گا۔ ہر مومن بھی نہیں ہو سکتا پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ اس امت کی اصلاح کیلئے کوئی شخص کچھ نہیں کر سکتا اور دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدرت میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نور و باد) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی امت کی خدا صلاح کر لیں اور جالی فتنہ کو دور کر لیں؟ پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مدد کیلئے بلا لیا جائے۔ لہذا ہمارا یہ یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سوائے آپ ہی فیض اور قوت قدر کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے اور آپ کو کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو کوئی نئی کتاب لاوے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ نیا نہ پرانا۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی تک ہے۔ اور یہی ختم نبوت کے معنی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی فرمایا اور دوسری طرف انہوں نے مسیح کو نبی اللہ لکھ کر یاد فرمایا ہے جس کے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص مسیح موعودؑ نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے۔ ۹۔ ہم ہجرات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے رسولوں کی صداقت کے اثبات کے لیے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ شیل موسیٰ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے افضل اور شیل مسیح یعنی مسیح موعودؑ

مسیح سے افضل ہے۔ ۱۱۔ مسیح موعودؑ کے انکار کا وہی نتیجہ ہے جو دوسرے انبیاء کے انکار کا ہے۔
۱۔ غر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفہ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لیے حسب حیثیت چند دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کامرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

الفاطمہ بیعت حضرت خلیفہ ثانی
اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ
نہیں آج محمد کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدی میں داخل ہوا ہوں اور اپنی تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کر نیکی کو شش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوتاہی رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کروں گا جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انہیں ہر طرح تمہارا اذان و ابرا رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے سب دعا دی پر ایمان رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوبُ اِلَیْهِ۔ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔ ۳ بار۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کر تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں! اعلیٰ اور جہاں دعا کرتے ہیں پ پ پ پ

تبدیلی کرانی ہو تو قریح ہذا کے اپنے حق کی طرف قاروق
جلد ہی میں اس کے خیر ارمان فاروق کی باتیں چھوٹی
میں اطلاق بھیجیں گے انہوں نے مفقہ انشا اللہ ملاحظہ
فرمائیں ہوں گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۛ محمد و نعلی علیہ السلام

فاروق

قادیان دارالامان - مورخہ ۲ - دسمبر ۱۹۱۵ء

ضروریات سلسلہ

دنیا میں قومیں بنتی ہیں۔ اور بڑے مشکلات اور مصائب اور تحلیف کے بعد طیار ہوتی ہیں۔ مگر ان کا قیام اور استحکام یا الفاظ دیگر انہی زندگی کے ایام بھی تک پہنچتے ہیں۔ جب تک اس قوم کے کثیر حصہ افراد میں فرائض منصبی اور ضروریات قومی اور وقت شناسی کا احساس قائم رہتا ہے وہ قوم حقیقی معنوں میں زندہ قوم نہیں کہلا سکتی۔ جس میں ضروریات اور فرائض کے احساس کا مادہ نہیں رہا۔ اور وہ قوم بھی ہرگز زندہ کہلانے کی حقدار نہیں جس کے افراد میں خود غرضی اور نفسا نفسی کا مادہ موجود ہو۔ اور معمولی سے معمولی ذاتی معاملات کے تنازعات اور اختلافات کی بنا پر ایسے ایسے افعال کا ارتجاب کر بیٹھتے ہیں جو ذاتی اور شخصی دائرہ کو بچانے کے تمام قوم کے خیر ازہ میں منہل ہوں کیا وہ قوم بھی قومی کی قطار میں شمار کی جاسکتی ہے۔ جس میں غدار کی دھماگے موجود ہوں۔ میں ہرگز اس بات کے تسلیم کرنے کے لئے بھی اپنا دل طیار نہیں بناتا کہ وہ قوم قومیت کی دعویٰ دار ہو۔ جسکی بنا کچھ مسلمات و خصوصیات پر قائم نہیں کی گئی یا اگر خصوصیات اور مسلمات ہیں تو ان کے لئے غیرت اور عزت نہیں۔ بلکہ نفسانی اغراض اور مفاد کی خاطر قومی خصوصیات کو گستاخانہ طور پر پامال کرتے ہوئے دوسروں کے آئینہ برجا کرتے ہیں پس حقیقی اور صحیح معنوں میں اگر کوئی مجموعہ افراد قوم کہلانے کا سستی ہے تو وہی جس میں کچھ مسلمات اور خصوصیات ہوں اور ساتھ ہی یہ کہ ان خصوصیات اور مسلمات کے لئے غیرت اور جوش اور صحیح معنوں میں تعصب موجود ہو۔ ان ہاں وہی حقیقی قوم ہے۔ جس میں اگر غدار کی دھماگے پیدا ہو گئے ہیں تو فوراً توڑ کر کھینک لئے جاویں۔ وہی خوش قسمت اور ترقی پذیر اور مبارک قوم ہے۔ جس میں ایثار کا مادہ موجود ہے۔ خود غرضی پاس نہیں پھینکتی۔ وہ قوم انشاء اللہ ابد الابد تک قائم رہے گی جس میں ہر ایک بنفس قوم کے برخ کو اپنا ربح۔ قوم کی شاد دلی کو اپنی شاد دلی منسوب کرتا ہے۔ بیشک وہی قوم مبارک ہے جو موتیوں کی اس مالا کی مانند ہے۔

جسکے ایک موتی کے ٹوٹنے سے سارے موتی اوندھے گر پڑنے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے سہارے تمام موتی ٹپتے رہتے اور مالا کی خوبصورتی اور دلرباہیت اور شکل کو برقرار رکھتے ہیں ۛ دنیا میں ہزاروں اقوام ہیں جسکے کس قوم کے فرائض اور اغراض اور مقاصد کی طرف توجہ کروں یا توجہ کروں کیونکہ ہر ایک قوم کے مابیندے اور کارکن اپنی اپنی محبت اور وسوسہ فطرت کے مطابق کافی سے زیادہ کوشش کر رہے ہیں بلکہ مجھے تو اپنی نہیں نہیں بلکہ خدا کے مسیح کو ماننے والی احمدی جماعت کو قومی ضروریات اور فرائض اور مقاصد اور اغراض کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے ۛ

پس چاہیے کہ ہم میں وہ تمام صفات جو قومی زندگی کے لوازمات ہیں۔ سے ہیں موجود ہوں۔ اور تمام وہ موافقات جو کسی قوم کے مردہ پن پر دلالت کرتی ہیں۔ مفقود ہوں۔ سب اہم ترین اور اشد ضروری مسند ضروریات اور مسلمات کا قائم رکھنا ہے۔ آؤ دن جو قوموں کے جواز سے دکھائی دیتے ہیں انکی تباہی کی بڑی وجہ اسی مسئلہ عدم واقفیت ہے۔ کیونکہ قوموں کے افراد نے اپنے خصوصیات اور مسلمات کو توڑ کر اپنی ناقص عقل کے مطابق اپنے دائرہ کو اس قدر وسیع کر لیا کہ اپنے پہلے بنائے بھائیوں سے بھی رشتہ اخوت قطع کر بیٹھے اور آگے بھی کوئی صورت موافق طبع نہ پائی۔ اور اس مذموم فعل کو وہ وسیع قلبی اور فراخ دلی اور عالی حوصلگی سے موسوم کرتے ہیں۔ سو میرے دوستو! اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو ایسی وسیع قلبی اور فراخ دلی سے محفوظ رکھے۔ اسکے بالمقابل وہی تنگ ظرفی ہزار درجہ بہتر ہے۔ جو اپنی برادری کی چار دیواری کی وسعت اور فراخی کا باعث ہو۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ عام طور پر اللہ تعالیٰ کی مخلوقات تین قسم کی تسلیم کی گئی ہے۔ حیوانات۔ جمادات اور نباتات۔ بلحاظ پیدائش کے سب بچان اور باہمی اشتراک رکھتی ہیں۔ مگر آگے چلکر بعض خصوصیات کی بنا پر ان میں ارادہ الہی اور منشا کے ماتحت تفرقہ پڑ گیا ہے۔ اور یہ تفرقہ موجب خیر ہے نہ کہ موجب شر۔ مسبب الاسباب نے ان تمام مخلوقات کو ایک دوسرے سے وابستہ رکھنے کے لئے نہایت بر حکمت نظام کے ماتحت یہ تفرقہ ضروری قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر صرف حیوانات ہی لئے۔ حیوانات کو دو قسموں پر منقسم کیا گیا ہے۔ ناطق یعنی انسان اور غیر ناطق یعنی چوپائے وغیرہ۔ اور تقسیم بھی بعض بعض خصوصیات کی بنا پر کی گئی ہے۔ یعنی بعض باتیں انسان میں ہیں مگر وہ چوپائوں اور دیگر جانوروں میں نہیں۔ اسی طرح بعض باتیں جانوروں میں ہیں مگر

انسان میں نہیں۔ اب اگر اسی تباہ کن مصلحت اور عالی حوصلگی اور فراخ دلی انسان کام لیکر جانوروں کی سی عادات اور صفات اور کردار اختیار کرے تو ضرور ہے کہ چوپائوں میں شمار کیا جاوے اسی اصول پر تو قرآن کریم میں بعض مردہ قوموں کو خنجریر اور قردۃ خاسنین وغیرہ جانوروں کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی خصوصیات اور مسلمات کو ترک کر کے جانوروں کی سی عادات اختیار کر لیں۔ اور مردہ قوم بن گئے ۛ

اب ایک مرحلہ اور طے کر کے صرف ناطق حیوانات بالفاظ دیگر سلسلہ انسانی کو دیکھو۔ حضرت آدم تشریف لائے۔ تو کچھ خصوصیات اور مسلمات کی بنا پر قوم طیار ہوئی۔ پھر اس قوم پر زمانہ آیا کہ اپنی خصوصیات سے وہ قوم دور جانے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک اور مصلح کھڑا کر دیا۔ اسی طرح اس نے بھی خصوصیات اور مسلمات کی ایک فطری طیار کر کے چاہا کہ قوم اس پاک ڈنڈی پر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہنچے۔ پس جنہوں نے اس نبی کے طیار کردہ راستہ کو قبول کر کے اختیار کیا وہ فلاح پانگے۔ اور جنہوں نے انکی تحقیر کی۔ اور اسکے احکام اور ہدایات کی پرواہ تک نہ کی وہ تباہ ہوئے یا وہ حقیقی قومیت کے دائرہ سے نکل کر منتشر ہو گئے ۛ غرضیکہ اسی طرح زمانہ گزرتا آیا۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا دور آیا۔ انہوں نے بھی پھر تباہانہ رہے جسے منتشر طبع اور پراگندہ دماغ لوگوں میں سے ایک مختصر سی قوم طیار کر کے چاہا کہ انکی قومیں اپنی خصوصیات اور مسلمات کے ماتحت ترقی کریں مگر قسمتی سے وہ بھی قائم نہ رہ سکے۔ بلکہ انکے افعال اور اعمال کے تقاضے سے ان کے لئے مقدر ہو چکا کہ اب ایک سنا بڑا عظیم الشان مصلح مبعوث ہو کہ تمام دنیا کی پراگندہ قوموں میں سے ایک مختصر سی قوم طیار کرے۔ جو اپنے قول اور فعل سے ثابت کر کے دکھلاوے کہ اپنے مسلمات اور خصوصیات پر ثابت قدم رہ کر قوم کس طرح زندہ اور صحیح و سلامت رہ سکتی ہے بلکہ روز افزون ترقی حاصل کر سکتی ہے وہ عظیم الشان مصلح رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے ہاں صرف اسی نے ایک قوم طیار کی جس نے اپنے قول اور فعل سے خصوصیات اور مسلمات پر ثابت قدم رہ کر دکھایا کہ قوم کی زندگی کا دار و مدار کیلئے ۛ

حضرت نبی عربی نے آج کل کے لیڈروں کی مانند قوم نہیں بنائی ہو ا کا رخ دیکھ کر اور عوام الناس کے خیالات اور اعتقادات کو ملحوظ رکھ کر لیڈر کہلانے کے شوق میں ایسے ہر دلعزیز اور دل پہلا اصول اور قواعد اور مسلمات گھڑ لئے ہوں جو ہر کہ دیکھ کے مرغوب الطبع ہوں۔ بلکہ اس مصلح اعظم نے تو کیا ہی پلٹ دی۔ مشرکوں سے

ایک خدا کا منوانا مسیح پرستوں سے مسیح کی عبادت چھڑا کر مسیح کے
عبد ہونے کا اقرار یہودیوں سے مسیح کے نبی ہونے کا اقرار۔
دہرتوں سے خدا کی ہستی کا اقرار کرنا۔ پھر بیت المقدس جو قدیم سے
خانہ خدا سمجھا جاتا تھا ایک لخت چھڑا کر خانہ کعبہ کو آئندہ سے خانہ
خدا منوانا تین گروڑوں اور پانچ غاروں اور زکوۃ اور حج و عمرہ
پسند اور آرام طلب لوگوں کو فی سبیل اللہ جہاد میں شامل کرنا اور بالآخر
اپنی سالٹ اور ختم رسالت منوانا وغیرہ وغیرہ ایسی شکل سے شکل
خصوصیات اور مسلمات تھیں کہ جن کو قبول کرنا موت کا حکم رکھتا ہے
پھر ان پر ثابت قدم ہی نہیں رہتا۔ بلکہ چاروں گانگ عالم میں ان خصوصیات
اور مسلمات پر اپنا عمل قائم رکھنا اور دوسروں کو اپنے دائرہ اخوت میں
شامل کرنا۔ اگرچہ آج یہ سب خصوصیات ہم کو معمولی اور آسان نظر آتے
ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مشکلات اور کمزوری
اور مصیبتوں کو مد نظر رکھ کر ان جو اہم وصایاؤں کے کارناموں کا
مطالعہ کیا جاوے۔ جنھوں نے تلوار کی دھاریاں اپنے اور اپنے
نہنے نئے بچوں کے سروں کو رکھنا زیادہ آسان سمجھا۔ مگر خصوصیات
کو ترک کیا۔ پھر ذرا ان بہادر اور دلیر عورتوں کے حالات کا مطالعہ
کیا جاوے۔ جنھوں نے برہمنوں اور نیریزوں پر اپنی جان دینی
سہل تر سمجھی مگر خصوصیات کو ترک کیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضور
اور قلیل مقدار میں ہو کر پھر کامیاب ہو کر۔

پس قوم اسلام کی زندگی اور ترقی پر یہی افعات اور کارنامے
کافی شہادت دے رہے ہیں۔ الغرض قوم کا استحکام قربانی جانتا،
کیونکہ فنا اور بقا کا سلسلہ لگا ہوا ہے۔ ایک کی فانی دوسرے کی
بقا ہے۔ اور یہ ہمیشہ قاعدہ ہے کہ چھوٹی چیز بڑی چیز پر قربان کر دی
جاتی ہے۔ جب تک چھوٹے اغراض اور مقاصد اور معاملات بڑے
اغراض اور مقاصد پر بچھاوہ نہ کر دیئے جاویں تب تک کسی کامیابی اور
فلاح کے حصول کا انتظار بحث ہو۔

اب کیا کوئی نادان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ باندھ کر گٹنی
کا الزام لگانے کا حقدار ہو سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مکہ معظمہ کو اس لئے خانہ خدا قرار دیا کہ چونکہ وہ ان کا آبائ وطن تھا۔
یا اسی طرح دیگر خصوصیات پر کوئی اعتراض کر سکتا ہے۔ جو ایسا کہتا ہو
وہ اپنی نادانی پر مہر لگاتا ہے۔ وہ خدا کی پسندیدہ قوم بننے کے معیار
سے ناواقف ہو۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ حکم و عظیم ہے۔ اسی کے
حکم اور اذن سے یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ اگر یہ سب کچھ از خود ہوتا
تو ضرور تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوتے۔

اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد جب تک خصوصیات کا پاس اور عزت اور غیرت

رہی۔ تب تک مسلمان فاتح اور منظر و منظر اور کامیاب ہو رہے ہزاروں
اللہ اور لاکھوں خدا سے تعلق رکھنے والے بندگان خدا موجود رہے
مگر جب کہ لوگوں نے قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا۔ رہی نزل
اور روزوں کے جو روحانیت اور حقیقت سے بالکل متوڑ گئے۔ یہ
عادی ہو گئے۔ بلکہ خود ساختہ رسومات اور بدعات کو تعلیم اسلام
شامل کر لیا۔ تیسے خوار و خجل ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوئے
ہمارا زمانہ آپہنچا۔ اور ایسے وقت میں پہلے نوشتوں اور پیشگوئیوں
کے مطابق ضرور ہٹا کر کوئی ایسا مصلح اعظم مبعوث ہو جو تمام دنیا
کے لئے آئے ہوئے دین اسلام کے خدام کا ایک بار وہی
نمونہ دکھلائے۔ جو اس دین کے لانیوالے کے فیض و محبت پیدا
ہوا تھا۔ یعنی آخرین منہم لما یلیقوا بہم دالی جماعت پیدا کر
سو ضروری تھا کہ جب ہمارے زمانہ کے مصلح کی جماعت آخرین
منہم لما یلیقوا بہم کی مصداق ہوگی تو اسکے لئے خصوصیات
بھی ایسی طرح سخت چاہئیں تا وہ جو اثر نفسی کا مادہ نہیں رکھتے
یا خود غرضی کے غم میں پھنسے ہوئے ہیں یا جو خصوصیات کے لئے
غیرت اور عزت نہ رکھ کر قوم کی تباہی کا موجب بنیں وہ پہلے ہی
جھٹلا کر لو جاویں۔

پس اے قوم احمدی مبارک ہو تمہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان
نا قابل برداشت خصوصیات اور مسلمات کے باران کے اٹھانے
کے لئے تجھ کو منتخب فرمایا۔ جو کسی قوم خصوصاً خدا کی برگزیدہ قوم کی
زندگی کا دار و مدار اور بنیادی پتھر ہے وہ خصوصیات جماعت کے
پوشیدہ نہیں۔ وہ ذات مسیح۔ مسیح موعود کی اطاعت۔ وہ نزول کے
ماہواری چندے۔ سب استطاعت کی ادائیگی۔ انکم منکم والی
حدیث کے ماتحت غیر احمدی امام کی امامت میں غار نہ پڑھنا۔ غیر احمدیوں
کے رسومات اور بدعات وغیرہ میں عدم شمولیت۔ فساد و غمی
کے تعلقات۔ قادیان کی فضیلت۔ بہشتی مقبرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ
غیر احمدیوں سے جو ممکن سے ممکن صورت رشتہ تعلقات قائم رکھنے
کی تھی۔ اسکو منقطع کرنے کے صریح امتناعی حکم موجود ہیں اور اگر غیر
احمدیوں سے تعلقات منقطع کرنے کی پابندی نہ کرائی جاتی۔ تو
احمدی جماعت کا نام و نشان ہی کہیں دکھائی نہ دیتا۔ مسیح احمدی
کی مسیح شدہ بھیڑیں لاکھوں کروڑوں کے دیوبندیوں کی کرا کا عدم
جائیں۔ پس ضرور تھا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی رہ جاتا اور
پھر یہ قوم اسلام ہے کہ ہمدردی چیز بڑی چیز میں مکرر بے نشان ہوتی
ہے۔ مثلاً ایک چھپ چھپ شہر کا باشندہ ہوئے دیوبندیوں کا دیا جاوے تو
جذبیکنوں کے بعد ہی شہر کا نشان نہ پائے گا۔ پس احمدی
جس عمل مصفا اگرچہ اسی بحر میں ملنا مقصود ہوتا

تو پھر کوئی ضرورت نہ تھی کہ اس جماعت کا نام علیحدہ رکھا جاتا۔ اور پھر
ضرورت نہ تھی کہ اس کا مرکز قادیان قرار دیا جاتا۔ پھر اس امر کی بھی حاجت
نہ تھی کہ احمدی ہونے کے لئے بیعت ضروری قرار دی جاتی۔ پھر یہ بات بھی
بے فائدہ تھی کہ ہزاروں لاکھوں گھراپ بیٹے سے جدا کرنے اور بھائی
بھائی میں مفارقت کرنے سے بے فائدہ مان گئے گئے پھر یہ بھی فعل
تھا کہ خواہ مخواہ تمام دنیا کا مقابلہ کر کے کفر کے فتوے لئے جاتے
پس برادران! اگر چاہتے ہو کہ زندہ قوم بنو اور قائم رہو۔ تو
ان خصوصیات اور مسلمات کو جو تم میں اور غیروں میں امتیازی نشان
ہیں ہرگز ہرگز ترک نہ کرنا۔ بلکہ اس معاملہ میں کسی اور بھائی کی کمزوری
پاؤ تو نہایت سختی سے یہاں تک اس کا مقابلہ کر دو کہ وہ اس کمزوری سے
باز آجائے۔ اور غیروں کے اپنے ساتھ ملنے کا طریق یہی ہے کہ غیروں
اپنے خصوصیات پر جمع کر دو۔ نہ غیروں کے اعتقادات اور ان میں
بال کر ان میں مل جاؤ۔ کیونکہ اس طرح کہنے سے اپنے ہاتھوں سے
اپنی جڑیں اکھڑا رہے۔ اگر سلسلہ کی خصوصیات سمجھیں نہ آویں تو اس
سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں خصوصیات کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ
امر سنت اللہ کے خلاف ہے۔

پس خصوصیات کی عزت کرو تا عزت دے جاؤ۔ مسلمات کے لئے
غیرت دکھاؤ تا خدا کی غیور ذات تمہارے لئے کچھ قدرت کے ہاتھ
دکھاوے۔ آمین۔

شاہدین دو کوب اس عنوان سے ہم نے کچھ ہفتے ایک مختصر
نوٹ لکھا تھا۔ اور اس میں تفصیلی حالات کے
آنے تک یہ رائے ظاہر کر دی تھی کہ احمدی ہمیشہ مظلوم رہے ہیں۔
بے اعتدالی اگر ہوئی ہے تو غیر مبائعین کی طرف ہوگی جو کسی امام کے
اعتد نہیں۔ چنانچہ الفضل کے نامہ نگار خصوصی نے جو مفصل حالات
لکھے ہیں۔ ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب مہربانی جناب مولوی محمد علی
صاحب اور خواجہ صاحب کے قدوم و محبت و لڑوم کی ہے اور حق تعلق ہوگی
اگر وہ ان شہادت احمد صاحب کو ساتھ شامل نہ کر لیا جائے۔ انہی بزرگوں
کی مہربانی سے بعض افراد میں ثوران و طغیان ہے ورنہ جو کچھ ہوا وہ
بھی نہ ہوتا یعنی نہ انہوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں کی طرف جانا نہ یہ واقعہ پیش
آتا۔ یہ معلوم کرنا بھی دیکھی کا موجب ہے کہ مبائعین نے وقوع
واقعہ کے بعد اپنے برائے رفیقوں سے اظہار ہمدردی کیا مگر
غیر مبائعین کے سکڑی صاحب بہت بے وفائی دکھائی۔ اور ایسے
بے تعلق ہونے کو کیا کسی اور جگہ کے رہنے والے ہیں۔ اگر یہ واقعہ
سچ ہے تو جائے تعجب نہیں۔ مذہبی اثر ہشتہا ہشت تک قائم
رہتا ہے۔

مختصر نوٹ

ضبطی جائداد کا حکم منسوخ
ہزارہ لٹنٹ گورنر پنجاب نے مقدمہ سازش لاہور کے ان ۲۶ قیدیوں کے معاملہ پر غور کیا ہے۔ جنہیں پیش کش میں نے جس دن واپس لاہور دیا۔ شور کے علاوہ ضبطی جائداد کی بھی سزا دی تھی ان قیدیوں میں سے بعض کی طرف سے تو رجم کی درخواستیں پیش کی گئی تھیں۔ اور بعض کے لئے عدالت خاص نے رجم کی سفارش کی تھی۔ ہزارہ لٹنٹ گورنر نے ان درخواستوں پر مناسب غور فرماتے ہوئے بعد ۱۹ قیدیوں کی حالت میں ضبطی جائداد کا حکم منسوخ کر دیا ہے اور ۸ مجرموں کی جس دن واپس کی سزا وہ سالہ قید لاہور دیا ہے شور میں بدل دی ہے۔ دو قیدیوں کا معاملہ ہنوز زیر غور ہے۔

چند واکوں کے حالات
باریال کی عدالت میں ایک ڈاکہ کا مقدمہ پیش ہے۔ جس میں عبدالغنی ایک شخص اور ۱۳ دیگر مسلمان ڈاکہ کے جرم میں موقوف ہیں۔ استغاثہ کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ ۲۳ مئی کی شب کو وہ راکے چند مارکیٹ میں گھس آئے اور تین دکانوں کو لوٹا۔ مقدمہ کے متعلق ۳ گواہوں کی شہادت قلمبند کی جائے گی۔

دوم۔ کرنٹا گڑھ کے ڈاکہ کے متعلق ایک ۱۵ ملزم گرفتار ہو چکے۔ راہ مقامی جیل خانہ میں پولیس کی زیر حراست ہیں۔ سٹیشن سٹرک پٹی کو جس نے بعض ڈاکوؤں کی گرفتاری میں مدد دی تھی۔ تہذیبی چھبیاں موصول ہوئی ہیں۔ جنہیں اس نے ڈاکوؤں کے حوالے کر دیے ہیں اور حکم پولیس کی طرف سے اسے حفاظت کی غرض سے سبھی ہتھیار کئے گئے ہیں۔

سوم۔ کارنوالس ہزارہ کلکتہ میں ٹیکسی کوب کے ذریعہ جو ڈاکہ ڈالا گیا تھا۔ اس کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے پانچ آدمیوں کو تھپہ گرفتار کیا ہے۔ انہیں سے ایک دہشتہ کے روز اور باقی منگل کے دن ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ ہنوز دو ملزم زیر حراست ہیں۔

دہشتہ کے روز کارنوالس ختم کر دی گئی۔ رادھا چرن ڈاکہ کا اقبال کر لیا۔ جس پر اسے سات سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور سرکار نے دوسرے ملزم کے خلاف دعوے سے دست بردار ہو کر اسے رہا کر دیا۔

چهارم۔ کوٹلہ جھٹیاں کے ڈاکہ کا مقدمہ جو ملتان میں زیر تحقیق ہے اس میں صفائی کی شہادت ختم ہو چکی ہے۔ اور دو روز تک دکانی

ملزمان قانونی بحث کرتے رہے ہیں۔ عنقریب میجر نکالیں اپنا فیصلہ کر دیں گے۔

یہ سب ڈاکہ ڈالنے والے ملک قوم کے دشمن ہیں۔ اور انہیں رعایا کی ان سے کوئی ہمدردی نہیں جتنی جلدی بھی یہ لوگ کیفر کردار کو پہنچیں۔ غنیمت ہے۔

واپس آجام مسجد دہلی میں
ہزارہ اسٹنسی والے سرگودھا جیل کے اندر

دارڈنگ (پرائیویٹ طور سے جامع مسجد دہلی میں آئے۔ آپ کے لئے شاہی صدر دروازہ کھولا گیا۔ سب سے پہلے اپنے اپنا پاؤں آگے کیا اور ممبران مسجد کے تجویز کردہ موزہ کو پاؤں میں پہن کر مسجد کے اندر داخل ہوئے۔

آپ نے نہایت خوش ہو کر مسجد کی سیر فرمائی۔ اور ارقام فرمایا کہ آئندہ جو یورپین مسجد دیکھنے کے واسطے آئیں وہ ضرور میری طریقہ کی عملی تقلید کریں گے۔

ہزارہ اسٹنسی نے جو کچھ کیا وہ قابل شکر ہے۔

یونان اتحادی سپر گز
لندن ۲۲۔ نومبر۔ ایجنٹ کے برقی پیغامات مظہر میں کہ شاہ کانٹنٹائن اور موسیو سکولودیس سے ملاقات

کرنے کے بعد لارڈ کچر نے جنرل ڈوٹس بانس کے ساتھ جو یونانی جنرل شاف کے افسر اعلیٰ ہیں۔ ویزک گفتگو کی۔ اس کے بعد جنرل وزیر نے شاہ کانٹنٹائن کی وزارت کی۔ وزارتی اخبارات کو معلوم ہوا ہے کہ کونسل نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اتحادیوں کو ہر طرح کا اطمینان دلایا جائے۔ اور اس معاہدہ کی بنا کے متعلق جو پہلے سے قرار دیا جا چکا ہے کسی قسم کے فکر و اندیشہ کو رفع کر دیا جائے۔ اخبارات کا بیان ہے کہ شاہ یونان اور گورنمنٹ یونان نے لارڈ کچر کو یقین دلایا کہ یونان اتحادی سپاہ پر کبھی حملہ آور نہ ہو گا۔

اس قرارداد میں یونان کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ ایک علم دوست نے زمیندار میں اپنی مفصلہ ذیل رائے چھپوائی ہے۔

شیعہ کج کے متعلق
ایک عمدہ تجویز
”جداگانہ کالج کھولنے کی بجائے لاہور میں جہاں قیام کالج کی تجویز ہے۔ وہیں جہاں پر ایک شیعہ ہوٹل کھولا جائے جہاں مختلف کالجوں کے طلباء رہیں کریں۔ نواب صاحب شیعہ قوم کے لئے تعلیم کی جامعیت چاہتے ہیں کہ مجوزہ کالج میں ہر علم و فن کی تعلیم ہو۔ اس غرض کا سہل ترین ذریعہ ہو سکتا ہے کہ لاہور میں جہاں ہر علم و فن کے انسٹی ٹیوٹن ہیں۔ قوم کے لڑکوں کو حسب پسند مذاق

کے داخل ہونے کی تحریک کی جائے۔ اس ہوٹل میں ان فیسوں کی آزادی یا کافی رعایت رکھی جاوے جو مختلف کالجوں کے پورڈنگ ہوٹل میں عائد ہیں۔ اور اس ہوٹل میں کئی کوششیاں یا کمرے چند ایسے لائق پروفیسروں کی رہائش کے لئے مفت رکھی جاویں جو آتے آتے کالج سے فارغ ہو کر ان میں رہائش اختیار کرتے اور طلباء کو اپنی صحت و تبادلاً خیالات مناسب امداد سے مستفید فرماتے رہیں۔ ساتھ ہی ایک پاکیزہ نفس بزرگ یا عالم و بنیات بھی اس ہوٹل میں مستقل اقامت رکھتا جو طلباء کے ساتھ نشست برخاست میں شریک رہ کر اپنے پاکیزہ فطرت سے طلباء میں فیضان جاری رکھو۔ اور ققاً ققاً دنیات کی تبلیغ کیا کرے۔ اور اس ہوٹل میں ایک ایسی لائبریری وسیع پیمانہ پر ہو جس میں علاوہ دینی و قومی کتب و اخبارات کے وہ سب کچھ موجود ہو مختلف تعلیم گاہوں مثلاً لاکلج۔ میڈیکل سکول یا انجیرنگ کے طلباء کو اپنے اپنے مضامین کی سٹیڈی کے مطلوب ہوتی ہیں۔ ایسے ہوٹل کی بلڈنگ فریئر اور ماہواری اخراجات کے لئے کافی امداد گورنمنٹ سے مل سکتی ہے۔ اور قوم کے پاس اس مصروف روپیہ وافر ہو تو طلباء کو ترقی تعلیم کے لئے وظائف دیتے۔ کتب اور آلات مطلوبہ خرید کر دے کے لئے امداد بجاوے۔

یہ وہ بہترین اصل ہے جس کی بناء پر ہم کو موجودہ امام لاہور میں کالجیوں کے لئے ایک احمدی ہوٹل کھولنے کا اہتمام فرمایا جو بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔

دیش کی اخبار نویسی
زمیندار نے دیش کے انگریزی اردو ترجمہ کے متعلق ایک عجیب مثال پیش کی ہے۔ ایک خبر کا صحیح ترجمہ یہ تھا۔

مسٹر جیمز لین نے جواب میں کہا کہ مجھ کو اس کا علم نہیں کہ آرمیل ممبرن روٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور اس لئے میں اسے ناخبر کر دیتی رائے نہیں ظاہر کر سکتا۔۔۔ مگر دیش نے اس کا ترجمہ کیا جو بالکل غلط ہے سوال کیا کہ کیا اس قسم کی کوئی اطلاع موجود ہے کہ ہندوستانی اور دشمن ایک ہی نسل سے ہیں۔

جو اب میں صاحب زیر ہند نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آرمیل ممبرن کس اطلاعات کا حوالہ دیا ہے۔ اس لئے میں ہندوستانیوں کی نسل کے متعلق کوئی رائے نہیں دے سکتا۔۔۔

عراق عرب کی جنگی کارروائیاں
عراق عرب کی جنگی کارروائیوں کے متعلق تازہ اطلاع سرکاری یہ ہے۔

دریکہ جلد پر ۲۲ اور ۲۳ نومبر کو جنگ وقوع پذیر ہوئی۔ ترک اپنے مورچے واقع ٹی خان سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے۔ لیکن غنیمت زبردست کمات آیا۔ اگرچہ ہم نے۔۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اور ہمارے مخالفین

غیر مبایعین کی طرف سے حضرت مسیح موعود پر فتویٰ کفر

(از سعیدی لاہوری)

اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ کل تک تو غیر احمدی حضرت مسیح موعود کو نفوذ باللہ کافر اور کاذب قرار دیتے تھے لیکن آج وہ لوگ جو بظاہر اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ مسیح موعود کے دشمن ہیں۔ اور آپ کی مخالفت میں دن رات کوشاں ہیں یعنی غیر مبایعین حضرات! وہ آج مسیح موعود کی مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو کافر اور کاذب کہتے ہوئے بھی شرم نہیں کرتے۔ چنانچہ اول تو خواجہ صاحب نے اس قدر دیری دکھائی کہ حضرت مسیح موعود کو یہ کہہ کر کہ ہم آنحضرت صلیم کے بعد کسی مدعی نبوت در رسالت کو کافر اور کاذب یقین کرتے ہیں۔ کافر قرار دیا۔ حالانکہ خواجہ صاحب خوب جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے صاف اور صریح لفظوں میں لکھا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت قائم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پہلے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اسے حقیقت "وہی ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

اور پھر فرمایا: "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہے" (آخری مکتوب) اور پھر فرمایا:۔

"میں وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے" (نزول المسیح ص ۱)

لیکن خواجہ صاحب کا باوجود ان کھلی کھلی تحریرات کے پھر یہ کہنا کہ ہم آنحضرت صلیم کے بعد کسی مدعی نبوت در رسالت کو کافر اور کاذب جانتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو کافر اور کاذب قرار دینا نہیں تو اور کیا ہے؟ یہیں تک بس نہیں بلکہ اور دیگر مسلمانین سلسلہ حق نے بھی اپنے مضامین میں حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ دیا اور ہر ہی کسراب پیغام نے پوری پوری یہ جانچ پیغام مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۵ء میں یہ شائع ہوا ہے کہ

"مرزا صاحب نے کسی جگہ نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اگر ان کا کوئی ایسا دعویٰ صریح طور سے اور خفی طور سے ثابت ہو تو ان کا امام ہونا تو بجا کے خود رنادر مسلمان بھی نہیں ہو سکتے۔" (ص ۱۰۰ کالم ۱)

ناظرین! اب ذرا حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو دیکھیں۔ کہ ان میں صاف و صریح طور سے مسیح موعود کا دعویٰ نبوت در رسالت ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ میں مجملہ کئی سو جوابات کے صرف ۱۰ حوالے ایسے درج کرتا ہوں جن سے مسیح موعود کا صریح طور سے دعویٰ نبوت کرنا اور نبی اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (بارہ ص ۵۰۰) (۲) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۰) (۳) چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

(۴) میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ (حاشیہ نصرت الوحی ص ۵۰) (۵) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ x x x اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۰)

(۶) بہر حال یہ آیت (واخراہین منہم) آخری زمانہ میں ایک نبی کے آنے کی نیت ایک شکیگوئی ہے۔ (تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۰) (۷) آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۰)

(۸) میں رسول اور نبی ہوں۔ باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ (نزول المسیح ص ۳ حاشیہ)

ماقتلہ و ماصلبہ

ذیل کا خط اخبر ام حضرت مولوی غلام رسول صاحب موقی آف راجیکوٹ نے کسی غیر احمدی دوست کے جواب میں لکھا ہے جو قابل اشتہ ہے تاکہ کوئی سعید روح اس سے فائدہ حاصل کرے۔ (ایڈیٹر)

اخی المسکرم للعظم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نواریہ موصول ہو۔ دل مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ کہ آپ تیرے پیروں میں لطف

ہم بھی بخیر و عنایت ہیں۔ فلتد الحمد۔ ہمیں اس بات سے بہت ہی خوشی ہوئی کہ آپ کو تحقیق حق کے لئے توجہ پیدا ہو گئی اور بہت سے مراحل طے ہی کر لئے انشا اللہ باقی بھی طے ہو جائیں گے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ "بڑے عوارق تندر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسول عیسیٰ کو صلیب کی شکل تک بھی نہیں دکھائی۔" یہ صرف آپ کا خیال ہے کہ جو قرآن کیم کے مخالف ہے امید ہے کہ مزید تدریج پر اصلاح ہو جائے گی۔ قتل سب زہنی علماء کی دعا علوم صحیحہ کی کلید ہے اسلئے دعا کی طرف زیادہ تر توجہ ہے بطور برادرانہ مواسات کے اس امر کے متعلق کچھ عرض کر دینا مناسب خیال کر کے مصدرع اور مکلف ہوتا ہوں امید ہے کہ آنکرم توجہ سے ملاحظہ فرمائیں گے

(۱) مصلوب۔ صلیب پر مرے ہوئے کو کہتے ہیں صیرو مسموم سم سے مرے ہوئے کو۔ ماصلیبہ کے معنی ہوئے انہوں نے مسیح کو صلیب پر نہیں مارا۔ صلیب کے متعلق لغات میں لکھا ہے ھلی القتلة المعروفہ یعنی وہ ایک نوع قتل ہے گویا ماکتولہ کے بعد ماصلیبہ کا ذکر کرنا نفی نوعیت قتل میں ہے کیونکہ قتل کی عمومیت صلیب سے خاص نوعیت میں آجاتی ہے۔ اب ماصلیبہ کے معنی ہوئے کہ انہوں نے صلیب پر مارا نہیں۔

صلیب پر مارنے کی نفی دو طرح سے ہے ایک بلحاظ واقعہ صلیب کے۔ دوسرے بلحاظ عدم تصرف یہود کے سودا فقی یہود نے تو نہ مسیح کو صلیب پر چڑھایا اور نہ ہی صلیب پر مارا۔ کیونکہ مسیح کا صلیب پر چڑھانا حاکم رومی کی طرف سے تھا جس کا نام پیلاطس لکھا ہے نہ یہود کی طرف سے نہ ماصلیبہ پر یہود کی فاعلیت کی نفی میں آپ کا قول درست ہے اور اگر آپ بطور تائید کے آیت اذ کففت بنی اسرائیل عنک کو پیش کریں تو تو ان معنوں میں یہ بھی بجا ہے اور قابل تسلیم لیکن ماصلیبہ صلیبی موت کی نفی ہے۔ جو لیکن شبہ سے صلیب پر چڑھانے کی نفی کو شامل نہیں ہو سکتی۔ اور شبہ جو بالتحقیق ہے ہے اور جبکا ماخذ شبہ ہے اس سے تشبیہ اور شبہ دونوں

صلیبی موت کی نفی کے ساتھ ایک ایسے امر کا اثبات کرتے ہیں جو صلیبی موت کے معنوں میں تو نہیں کہہ سکے۔ لیکن ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اس کے ساتھ ایک ایسی تشبیہ ہے جس کی وجہ سے صلیبی موت کا شبہ واقع ہوتا ہے لیکن چونکہ شبہ تشبیہ سے عین نہیں ہوتا اسلئے کہنا پڑتا ہے کہ لیکن شبہ سو ایک ایسے امر کا اطلاق پایا جاتا ہے جو صلیبی موت تو نہیں لیکن

صلیبی موت کے مشابہ ضرور ہے اور ظاہر ہے کہ یہ تشبیہ اور مشابہت بجز اسکے نہیں ہو سکتی کہ مسیح صلیب پر چڑھا گیا ہو اور صلیب پر چڑھانے سے گو مصلوب مشابہت ہے لیکن صلیبی موت سے محفوظ رہنے سے اسے مصلوب کا عین نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اور آپ کا شبہ اہم سے طرس نامی کو مسیح کی شبہ میں مراد لینا آپ کے لئے اشکال پیدا کرتا ہے۔ جس سے آپ کو ماقولہ یقیناً کے بعد فقرہ سے بھی طرس کے قتل کی نفی ہی مراد لینی بیگی۔ بلکہ بل رفع اللہ البیہ رفع ہی اسی کا ہی مراد لینا بیجا بیجا اور اگر رفع بمعنی ہی چھین تو یہ رفع بھی اسی کا ہی تسلیم کرنا چاہیے جس معنوں میں حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیے

(دس) یہود کا اعتراض صلیبی موت کی وجہ سے ہے نہ صرف صلیب پر چڑھانے کی وجہ سے پس جب صلیبی موت کی نفی کی گئی تو ساتھ ہی یہود کے اعتراض کا بطلان ہی ظاہر ہوگا اور یہود کا یہ قول کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا ہے یہ محض اسوجہ سے ہے کہ مسیح کا دعویٰ رسالت جھوٹا ہے اور وہ منقری ہے کیونکہ تورات کے دوسرے مدعی رسالت اور نبوت کا قتل کیا جانا اسکے جھوٹا ہونے کی دلیل قرار دی ہے اسلئے صرف صلیب پر چڑھانا باعث ابطال دعویٰ نہیں ہو سکتا جب تک کہ صلیبی موت سے نہ مرے لیکن مسیح واقعہ صلیب کے جانکاہ حادثہ کے بعد ایک کثرت تک جو قریباً ۸۰ سال کی مدت ہے زندہ ہے اور جیسے ہجرت کرنا سنت انبیاء سے ہے ایسا ہی آپ نے ہی ہجرت کی جیسا کہ آیت وادینا ہما المر بوۃ ذات قرار و معین سورہ مومنوں سے ثابت ہے لفظ اوی ساوہ قرار معین قابل غور ہے جو کشمیر سرینگر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ ہمارے ۸ سال کہنا اس حدیث طبری کی لئے ہے جس میں مسیح کی عمر ۱۲۰ برس لکھی ہے اور ۳۳ سال پر یہ واقعہ صلیب ہوا۔ اب ۱۲۰ - ۳۳ = ۸۷ باقی ہے۔

(۱۳) الفاظ آیت جو اوپر دئے گئے ان میں سے لفظ اوی جو مصیبت غم کے بعد آرام دینے کے معنوں میں آتا ہے اور لفظ ربوۃ جو بہت اونچے ٹیلے کے معنوں میں آتا ہے اور لفظ قرار جو نشانی اور سروری کے معنوں میں آتا ہے اور معین جو مصفا پانی اور چشمہ گاہوں کے معنوں میں آتا ہے۔ یہ سب قرائن مع دیگر قرائن تار خفیہ کے اس بات کے لئے مجبور کرتے ہیں کہ واقعہ ہجرت سرینگر کشمیر کی تصریح کی جائے

پھر محدثان کی مزار کا علیہ صاحب اور شاہزادہ بنی کی قبر سے مشہور ہونا اس راز کا پورے طور سے انکشاف کرتا ہے (۱۴) آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ فرمانا کہ یہ امر بالکل علیحدہ ہے اس پر تعجب ہوا اور سخت تعجب کہ آپ نے جبکہ دیدہ و دانستہ پہلوخت یا کیا جو شان علم کے سخت خلاف ہے کیونکہ جب مسیح اور آنحضرت کے متعلق ایک ہی جیسے الفاظ کا استعمال ہوتا ہے تو مسیح کے متعلق لفظ مکہ کے معنی وہ تدبیر لینا کہ جس سے مسیح آسمان پر پہنچ جائے لیکن اسی لفظ سے آنحضرت کے لئے یہ تدبیر سوچنے کے غار نور جیسی جہیب اور پر عقرب و مار جگہ کو بچاؤ کے لئے تجویز کیا جائے حالانکہ جیسے مسیح کے لئے اذکففت کا فقرہ ہے اس سے بڑھکر واللہ یعصمک من الناس کی بشارت اور پیش گوئی آنحضرت کے حق میں ہے۔ پس حقیقت یہی ہے کہ مسیح کو بجدہ العنصری نہ ہی قرآن آسمان پر لیا تا ہے اور نہ ہی کوئی حدیث البتہ یہ سب مہربانی عیسائیوں اور نیم عیسائیوں کی ہے کہ سرینگر کے ایک مدفون کو زندہ قرار دیکر آسمان پر جا بھٹایا۔ حالانکہ اس شان کافی واقعہ اگر کوئی مستحق ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی جو ہمیشہ کے لئے زندہ ہی ہے۔

لہذا دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ پھر غور فرمادیں اور اچھی طرح سے سوچ بچار کریں۔ آپ کا منصفانہ تحقیق کے ساتھ غور کرنا انشاء اللہ اصل واقعہ کے انکشاف کے لئے بہت بڑا مدد ہوگا امید ہے کہ اس مختصر عرضداشت کو بغور ملاحظہ فرمائے گے بعد اپنی منصفانہ رائے سے مطلع فرما کر مشکور فرمائینگے والسلام غلام رسول راجیکی

لایق من النبوة الا المبشرات کو ہم موضوع نہیں سمجھتے

مولوی محمد علی صاحب نے ضمیمہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر ایک غلط الزام لگایا ہے کہ (نحوہ بشارت) آپ نے لم یبق النبوة الا المبشرات والی حدیث کو موضوع قرار دیا اسکے متعلق میں مولوی صاحب سے صرف دو باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

(اولی) یہ کہ مولوی صاحب فرمادیں (الف) کیا آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی کوئی تحریر سمجھیں

ایسی دکھا سکتے ہیں جس میں آپ نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے (ب) کسی تقریر یا خطبہ جمعہ سے آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ اس حدیث کے موضوع ہونے کے متعلق حضور نے کچھ کہا ہو۔

(ج) حضور کا کوئی پرائیویٹ خط آپ نے کہیں سے حاصل کیا جس میں اس حدیث کے موضوع ہونا اشارہ کیا گیا ہو (د) کسی شخص سے قبراہادی آپ کو ملی ہے کہ حضور کے منہ سے اسے اس حدیث کے موضوع ہونیکے متعلق کچھ سنا ہے میں دعویٰ اور تہدی سے کہتا ہوں کہ آپ کے ہاتھ میں ان طلب کردہ شہادتوں سے کوئی ایک بھی ثبوت نہیں تو مولوی صاحب کیا آپ کو مناسب تھا کہ آپ اتنا بڑا الزام بغیر کسی تحقیق کے حضور پر لگائیتے۔

(دوم) یہ کہ آپ کو بھی سوچنا چاہئے تھا کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اس حدیث کو موضوع سمجھتے اور اس بات کو شائع کرتے تو آج تک کیوں ہمارے اخباروں میں اس حدیث پر بحث کی جاتی اور اسے صحیح تسلیم کیا جاتا اور کیوں اس حدیث سے استنباط کو کہ ہم حضرت مسیح موعود کی نبوت ثابت کرتے۔ غرض مولوی صاحب آپ کا یہ الزام بالبداہت غلط ہے ورنہ چاہئے تھا کہ حضرت میا نصاحب کے لئے موضوع سمجھنے اور اسکا اعلان کر نیکام سے کم یہ نتیجہ ضرور نکلتا کہ ہمارے اخباروں میں اس کی صحت کو ثابت نہ کیا جاتا۔ اور نہ اس کی صحت کی بنا پر اس سے کسی قسم کا استدلال ہی کیا جاتا۔ لیکن برخلاف اسکے آج تک ہمارے اخباروں میں اس حدیث کو درست سمجھا جاتا رہا۔

اور ہم ان کو محل استدلال بناتے رہے دیکھو اخبار فاروق نمبر ۳ صفحہ ۱۶ کٹ اور صفحہ ۱۷ کٹ اور صفحہ ۱۸ کٹ اور صفحہ ۱۹ کٹ اور صفحہ ۲۰ کٹ اور صفحہ ۲۱ کٹ اور صفحہ ۲۲ کٹ اور صفحہ ۲۳ کٹ اور صفحہ ۲۴ کٹ اور صفحہ ۲۵ کٹ اور صفحہ ۲۶ کٹ اور صفحہ ۲۷ کٹ اور صفحہ ۲۸ کٹ اور صفحہ ۲۹ کٹ اور صفحہ ۳۰ کٹ اور صفحہ ۳۱ کٹ اور صفحہ ۳۲ کٹ اور صفحہ ۳۳ کٹ اور صفحہ ۳۴ کٹ اور صفحہ ۳۵ کٹ اور صفحہ ۳۶ کٹ اور صفحہ ۳۷ کٹ اور صفحہ ۳۸ کٹ اور صفحہ ۳۹ کٹ اور صفحہ ۴۰ کٹ اور صفحہ ۴۱ کٹ اور صفحہ ۴۲ کٹ اور صفحہ ۴۳ کٹ اور صفحہ ۴۴ کٹ اور صفحہ ۴۵ کٹ اور صفحہ ۴۶ کٹ اور صفحہ ۴۷ کٹ اور صفحہ ۴۸ کٹ اور صفحہ ۴۹ کٹ اور صفحہ ۵۰ کٹ اور صفحہ ۵۱ کٹ اور صفحہ ۵۲ کٹ اور صفحہ ۵۳ کٹ اور صفحہ ۵۴ کٹ اور صفحہ ۵۵ کٹ اور صفحہ ۵۶ کٹ اور صفحہ ۵۷ کٹ اور صفحہ ۵۸ کٹ اور صفحہ ۵۹ کٹ اور صفحہ ۶۰ کٹ اور صفحہ ۶۱ کٹ اور صفحہ ۶۲ کٹ اور صفحہ ۶۳ کٹ اور صفحہ ۶۴ کٹ اور صفحہ ۶۵ کٹ اور صفحہ ۶۶ کٹ اور صفحہ ۶۷ کٹ اور صفحہ ۶۸ کٹ اور صفحہ ۶۹ کٹ اور صفحہ ۷۰ کٹ اور صفحہ ۷۱ کٹ اور صفحہ ۷۲ کٹ اور صفحہ ۷۳ کٹ اور صفحہ ۷۴ کٹ اور صفحہ ۷۵ کٹ اور صفحہ ۷۶ کٹ اور صفحہ ۷۷ کٹ اور صفحہ ۷۸ کٹ اور صفحہ ۷۹ کٹ اور صفحہ ۸۰ کٹ اور صفحہ ۸۱ کٹ اور صفحہ ۸۲ کٹ اور صفحہ ۸۳ کٹ اور صفحہ ۸۴ کٹ اور صفحہ ۸۵ کٹ اور صفحہ ۸۶ کٹ اور صفحہ ۸۷ کٹ اور صفحہ ۸۸ کٹ اور صفحہ ۸۹ کٹ اور صفحہ ۹۰ کٹ اور صفحہ ۹۱ کٹ اور صفحہ ۹۲ کٹ اور صفحہ ۹۳ کٹ اور صفحہ ۹۴ کٹ اور صفحہ ۹۵ کٹ اور صفحہ ۹۶ کٹ اور صفحہ ۹۷ کٹ اور صفحہ ۹۸ کٹ اور صفحہ ۹۹ کٹ اور صفحہ ۱۰۰ کٹ اور صفحہ ۱۰۱ کٹ اور صفحہ ۱۰۲ کٹ اور صفحہ ۱۰۳ کٹ اور صفحہ ۱۰۴ کٹ اور صفحہ ۱۰۵ کٹ اور صفحہ ۱۰۶ کٹ اور صفحہ ۱۰۷ کٹ اور صفحہ ۱۰۸ کٹ اور صفحہ ۱۰۹ کٹ اور صفحہ ۱۱۰ کٹ اور صفحہ ۱۱۱ کٹ اور صفحہ ۱۱۲ کٹ اور صفحہ ۱۱۳ کٹ اور صفحہ ۱۱۴ کٹ اور صفحہ ۱۱۵ کٹ اور صفحہ ۱۱۶ کٹ اور صفحہ ۱۱۷ کٹ اور صفحہ ۱۱۸ کٹ اور صفحہ ۱۱۹ کٹ اور صفحہ ۱۲۰ کٹ اور صفحہ ۱۲۱ کٹ اور صفحہ ۱۲۲ کٹ اور صفحہ ۱۲۳ کٹ اور صفحہ ۱۲۴ کٹ اور صفحہ ۱۲۵ کٹ اور صفحہ ۱۲۶ کٹ اور صفحہ ۱۲۷ کٹ اور صفحہ ۱۲۸ کٹ اور صفحہ ۱۲۹ کٹ اور صفحہ ۱۳۰ کٹ اور صفحہ ۱۳۱ کٹ اور صفحہ ۱۳۲ کٹ اور صفحہ ۱۳۳ کٹ اور صفحہ ۱۳۴ کٹ اور صفحہ ۱۳۵ کٹ اور صفحہ ۱۳۶ کٹ اور صفحہ ۱۳۷ کٹ اور صفحہ ۱۳۸ کٹ اور صفحہ ۱۳۹ کٹ اور صفحہ ۱۴۰ کٹ اور صفحہ ۱۴۱ کٹ اور صفحہ ۱۴۲ کٹ اور صفحہ ۱۴۳ کٹ اور صفحہ ۱۴۴ کٹ اور صفحہ ۱۴۵ کٹ اور صفحہ ۱۴۶ کٹ اور صفحہ ۱۴۷ کٹ اور صفحہ ۱۴۸ کٹ اور صفحہ ۱۴۹ کٹ اور صفحہ ۱۵۰ کٹ اور صفحہ ۱۵۱ کٹ اور صفحہ ۱۵۲ کٹ اور صفحہ ۱۵۳ کٹ اور صفحہ ۱۵۴ کٹ اور صفحہ ۱۵۵ کٹ اور صفحہ ۱۵۶ کٹ اور صفحہ ۱۵۷ کٹ اور صفحہ ۱۵۸ کٹ اور صفحہ ۱۵۹ کٹ اور صفحہ ۱۶۰ کٹ اور صفحہ ۱۶۱ کٹ اور صفحہ ۱۶۲ کٹ اور صفحہ ۱۶۳ کٹ اور صفحہ ۱۶۴ کٹ اور صفحہ ۱۶۵ کٹ اور صفحہ ۱۶۶ کٹ اور صفحہ ۱۶۷ کٹ اور صفحہ ۱۶۸ کٹ اور صفحہ ۱۶۹ کٹ اور صفحہ ۱۷۰ کٹ اور صفحہ ۱۷۱ کٹ اور صفحہ ۱۷۲ کٹ اور صفحہ ۱۷۳ کٹ اور صفحہ ۱۷۴ کٹ اور صفحہ ۱۷۵ کٹ اور صفحہ ۱۷۶ کٹ اور صفحہ ۱۷۷ کٹ اور صفحہ ۱۷۸ کٹ اور صفحہ ۱۷۹ کٹ اور صفحہ ۱۸۰ کٹ اور صفحہ ۱۸۱ کٹ اور صفحہ ۱۸۲ کٹ اور صفحہ ۱۸۳ کٹ اور صفحہ ۱۸۴ کٹ اور صفحہ ۱۸۵ کٹ اور صفحہ ۱۸۶ کٹ اور صفحہ ۱۸۷ کٹ اور صفحہ ۱۸۸ کٹ اور صفحہ ۱۸۹ کٹ اور صفحہ ۱۹۰ کٹ اور صفحہ ۱۹۱ کٹ اور صفحہ ۱۹۲ کٹ اور صفحہ ۱۹۳ کٹ اور صفحہ ۱۹۴ کٹ اور صفحہ ۱۹۵ کٹ اور صفحہ ۱۹۶ کٹ اور صفحہ ۱۹۷ کٹ اور صفحہ ۱۹۸ کٹ اور صفحہ ۱۹۹ کٹ اور صفحہ ۲۰۰ کٹ اور صفحہ ۲۰۱ کٹ اور صفحہ ۲۰۲ کٹ اور صفحہ ۲۰۳ کٹ اور صفحہ ۲۰۴ کٹ اور صفحہ ۲۰۵ کٹ اور صفحہ ۲۰۶ کٹ اور صفحہ ۲۰۷ کٹ اور صفحہ ۲۰۸ کٹ اور صفحہ ۲۰۹ کٹ اور صفحہ ۲۱۰ کٹ اور صفحہ ۲۱۱ کٹ اور صفحہ ۲۱۲ کٹ اور صفحہ ۲۱۳ کٹ اور صفحہ ۲۱۴ کٹ اور صفحہ ۲۱۵ کٹ اور صفحہ ۲۱۶ کٹ اور صفحہ ۲۱۷ کٹ اور صفحہ ۲۱۸ کٹ اور صفحہ ۲۱۹ کٹ اور صفحہ ۲۲۰ کٹ اور صفحہ ۲۲۱ کٹ اور صفحہ ۲۲۲ کٹ اور صفحہ ۲۲۳ کٹ اور صفحہ ۲۲۴ کٹ اور صفحہ ۲۲۵ کٹ اور صفحہ ۲۲۶ کٹ اور صفحہ ۲۲۷ کٹ اور صفحہ ۲۲۸ کٹ اور صفحہ ۲۲۹ کٹ اور صفحہ ۲۳۰ کٹ اور صفحہ ۲۳۱ کٹ اور صفحہ ۲۳۲ کٹ اور صفحہ ۲۳۳ کٹ اور صفحہ ۲۳۴ کٹ اور صفحہ ۲۳۵ کٹ اور صفحہ ۲۳۶ کٹ اور صفحہ ۲۳۷ کٹ اور صفحہ ۲۳۸ کٹ اور صفحہ ۲۳۹ کٹ اور صفحہ ۲۴۰ کٹ اور صفحہ ۲۴۱ کٹ اور صفحہ ۲۴۲ کٹ اور صفحہ ۲۴۳ کٹ اور صفحہ ۲۴۴ کٹ اور صفحہ ۲۴۵ کٹ اور صفحہ ۲۴۶ کٹ اور صفحہ ۲۴۷ کٹ اور صفحہ ۲۴۸ کٹ اور صفحہ ۲۴۹ کٹ اور صفحہ ۲۵۰ کٹ اور صفحہ ۲۵۱ کٹ اور صفحہ ۲۵۲ کٹ اور صفحہ ۲۵۳ کٹ اور صفحہ ۲۵۴ کٹ اور صفحہ ۲۵۵ کٹ اور صفحہ ۲۵۶ کٹ اور صفحہ ۲۵۷ کٹ اور صفحہ ۲۵۸ کٹ اور صفحہ ۲۵۹ کٹ اور صفحہ ۲۶۰ کٹ اور صفحہ ۲۶۱ کٹ اور صفحہ ۲۶۲ کٹ اور صفحہ ۲۶۳ کٹ اور صفحہ ۲۶۴ کٹ اور صفحہ ۲۶۵ کٹ اور صفحہ ۲۶۶ کٹ اور صفحہ ۲۶۷ کٹ اور صفحہ ۲۶۸ کٹ اور صفحہ ۲۶۹ کٹ اور صفحہ ۲۷۰ کٹ اور صفحہ ۲۷۱ کٹ اور صفحہ ۲۷۲ کٹ اور صفحہ ۲۷۳ کٹ اور صفحہ ۲۷۴ کٹ اور صفحہ ۲۷۵ کٹ اور صفحہ ۲۷۶ کٹ اور صفحہ ۲۷۷ کٹ اور صفحہ ۲۷۸ کٹ اور صفحہ ۲۷۹ کٹ اور صفحہ ۲۸۰ کٹ اور صفحہ ۲۸۱ کٹ اور صفحہ ۲۸۲ کٹ اور صفحہ ۲۸۳ کٹ اور صفحہ ۲۸۴ کٹ اور صفحہ ۲۸۵ کٹ اور صفحہ ۲۸۶ کٹ اور صفحہ ۲۸۷ کٹ اور صفحہ ۲۸۸ کٹ اور صفحہ ۲۸۹ کٹ اور صفحہ ۲۹۰ کٹ اور صفحہ ۲۹۱ کٹ اور صفحہ ۲۹۲ کٹ اور صفحہ ۲۹۳ کٹ اور صفحہ ۲۹۴ کٹ اور صفحہ ۲۹۵ کٹ اور صفحہ ۲۹۶ کٹ اور صفحہ ۲۹۷ کٹ اور صفحہ ۲۹۸ کٹ اور صفحہ ۲۹۹ کٹ اور صفحہ ۳۰۰ کٹ اور صفحہ ۳۰۱ کٹ اور صفحہ ۳۰۲ کٹ اور صفحہ ۳۰۳ کٹ اور صفحہ ۳۰۴ کٹ اور صفحہ ۳۰۵ کٹ اور صفحہ ۳۰۶ کٹ اور صفحہ ۳۰۷ کٹ اور صفحہ ۳۰۸ کٹ اور صفحہ ۳۰۹ کٹ اور صفحہ ۳۱۰ کٹ اور صفحہ ۳۱۱ کٹ اور صفحہ ۳۱۲ کٹ اور صفحہ ۳۱۳ کٹ اور صفحہ ۳۱۴ کٹ اور صفحہ ۳۱۵ کٹ اور صفحہ ۳۱۶ کٹ اور صفحہ ۳۱۷ کٹ اور صفحہ ۳۱۸ کٹ اور صفحہ ۳۱۹ کٹ اور صفحہ ۳۲۰ کٹ اور صفحہ ۳۲۱ کٹ اور صفحہ ۳۲۲ کٹ اور صفحہ ۳۲۳ کٹ اور صفحہ ۳۲۴ کٹ اور صفحہ ۳۲۵ کٹ اور صفحہ ۳۲۶ کٹ اور صفحہ ۳۲۷ کٹ اور صفحہ ۳۲۸ کٹ اور صفحہ ۳۲۹ کٹ اور صفحہ ۳۳۰ کٹ اور صفحہ ۳۳۱ کٹ اور صفحہ ۳۳۲ کٹ اور صفحہ ۳۳۳ کٹ اور صفحہ ۳۳۴ کٹ اور صفحہ ۳۳۵ کٹ اور صفحہ ۳۳۶ کٹ اور صفحہ ۳۳۷ کٹ اور صفحہ ۳۳۸ کٹ اور صفحہ ۳۳۹ کٹ اور صفحہ ۳۴۰ کٹ اور صفحہ ۳۴۱ کٹ اور صفحہ ۳۴۲ کٹ اور صفحہ ۳۴۳ کٹ اور صفحہ ۳۴۴ کٹ اور صفحہ ۳۴۵ کٹ اور صفحہ ۳۴۶ کٹ اور صفحہ ۳۴۷ کٹ اور صفحہ ۳۴۸ کٹ اور صفحہ ۳۴۹ کٹ اور صفحہ ۳۵۰ کٹ اور صفحہ ۳۵۱ کٹ اور صفحہ ۳۵۲ کٹ اور صفحہ ۳۵۳ کٹ اور صفحہ ۳۵۴ کٹ اور صفحہ ۳۵۵ کٹ اور صفحہ ۳۵۶ کٹ اور صفحہ ۳۵۷ کٹ اور صفحہ ۳۵۸ کٹ اور صفحہ ۳۵۹ کٹ اور صفحہ ۳۶۰ کٹ اور صفحہ ۳۶۱ کٹ اور صفحہ ۳۶۲ کٹ اور صفحہ ۳۶۳ کٹ اور صفحہ ۳۶۴ کٹ اور صفحہ ۳۶۵ کٹ اور صفحہ ۳۶۶ کٹ اور صفحہ ۳۶۷ کٹ اور صفحہ ۳۶۸ کٹ اور صفحہ ۳۶۹ کٹ اور صفحہ ۳۷۰ کٹ اور صفحہ ۳۷۱ کٹ اور صفحہ ۳۷۲ کٹ اور صفحہ ۳۷۳ کٹ اور صفحہ ۳۷۴ کٹ اور صفحہ ۳۷۵ کٹ اور صفحہ ۳۷۶ کٹ اور صفحہ ۳۷۷ کٹ اور صفحہ ۳۷۸ کٹ اور صفحہ ۳۷۹ کٹ اور صفحہ ۳۸۰ کٹ اور صفحہ ۳۸۱ کٹ اور صفحہ ۳۸۲ کٹ اور صفحہ ۳۸۳ کٹ اور صفحہ ۳۸۴ کٹ اور صفحہ ۳۸۵ کٹ اور صفحہ ۳۸۶ کٹ اور صفحہ ۳۸۷ کٹ اور صفحہ ۳۸۸ کٹ اور صفحہ ۳۸۹ کٹ اور صفحہ ۳۹۰ کٹ اور صفحہ ۳۹۱ کٹ اور صفحہ ۳۹۲ کٹ اور صفحہ ۳۹۳ کٹ اور صفحہ ۳۹۴ کٹ اور صفحہ ۳۹۵ کٹ اور صفحہ ۳۹۶ کٹ اور صفحہ ۳۹۷ کٹ اور صفحہ ۳۹۸ کٹ اور صفحہ ۳۹۹ کٹ اور صفحہ ۴۰۰ کٹ اور صفحہ ۴۰۱ کٹ اور صفحہ ۴۰۲ کٹ اور صفحہ ۴۰۳ کٹ اور صفحہ ۴۰۴ کٹ اور صفحہ ۴۰۵ کٹ اور صفحہ ۴۰۶ کٹ اور صفحہ ۴۰۷ کٹ اور صفحہ ۴۰۸ کٹ اور صفحہ ۴۰۹ کٹ اور صفحہ ۴۱۰ کٹ اور صفحہ ۴۱۱ کٹ اور صفحہ ۴۱۲ کٹ اور صفحہ ۴۱۳ کٹ اور صفحہ ۴۱۴ کٹ اور صفحہ ۴۱۵ کٹ اور صفحہ ۴۱۶ کٹ اور صفحہ ۴۱۷ کٹ اور صفحہ ۴۱۸ کٹ اور صفحہ ۴۱۹ کٹ اور صفحہ ۴۲۰ کٹ اور صفحہ ۴۲۱ کٹ اور صفحہ ۴۲۲ کٹ اور صفحہ ۴۲۳ کٹ اور صفحہ ۴۲۴ کٹ اور صفحہ ۴۲۵ کٹ اور صفحہ ۴۲۶ کٹ اور صفحہ ۴۲۷ کٹ اور صفحہ ۴۲۸ کٹ اور صفحہ ۴۲۹ کٹ اور صفحہ ۴۳۰ کٹ اور صفحہ ۴۳۱ کٹ اور صفحہ ۴۳۲ کٹ اور صفحہ ۴۳۳ کٹ اور صفحہ ۴۳۴ کٹ اور صفحہ ۴۳۵ کٹ اور صفحہ ۴۳۶ کٹ اور صفحہ ۴۳۷ کٹ اور صفحہ ۴۳۸ کٹ اور صفحہ ۴۳۹ کٹ اور صفحہ ۴۴۰ کٹ اور صفحہ ۴۴۱ کٹ اور صفحہ ۴۴۲ کٹ اور صفحہ ۴۴۳ کٹ اور صفحہ ۴۴۴ کٹ اور صفحہ ۴۴۵ کٹ اور صفحہ ۴۴۶ کٹ اور صفحہ ۴۴۷ کٹ اور صفحہ ۴۴۸ کٹ اور صفحہ ۴۴۹ کٹ اور صفحہ ۴۵۰ کٹ اور صفحہ ۴۵۱ کٹ اور صفحہ ۴۵۲ کٹ اور صفحہ ۴۵۳ کٹ اور صفحہ ۴۵۴ کٹ اور صفحہ ۴۵۵ کٹ اور صفحہ ۴۵۶ کٹ اور صفحہ ۴۵۷ کٹ اور صفحہ ۴۵۸ کٹ اور صفحہ ۴۵۹ کٹ اور صفحہ ۴۶۰ کٹ اور صفحہ ۴۶۱ کٹ اور صفحہ ۴۶۲ کٹ اور صفحہ ۴۶۳ کٹ اور صفحہ ۴۶۴ کٹ اور صفحہ ۴۶۵ کٹ اور صفحہ ۴۶۶ کٹ اور صفحہ ۴۶۷ کٹ اور صفحہ ۴۶۸ کٹ اور صفحہ ۴۶۹ کٹ اور صفحہ ۴۷۰ کٹ اور صفحہ ۴۷۱ کٹ اور صفحہ ۴۷۲ کٹ اور صفحہ ۴۷۳ کٹ اور صفحہ ۴۷۴ کٹ اور صفحہ ۴۷۵ کٹ اور صفحہ ۴۷۶ کٹ اور صفحہ ۴۷۷ کٹ اور صفحہ ۴۷۸ کٹ اور صفحہ ۴۷۹ کٹ اور صفحہ ۴۸۰ کٹ اور صفحہ ۴۸۱ کٹ اور صفحہ ۴۸۲ کٹ اور صفحہ ۴۸۳ کٹ اور صفحہ ۴۸۴ کٹ اور صفحہ ۴۸۵ کٹ اور صفحہ ۴۸۶ کٹ اور صفحہ ۴۸۷ کٹ اور صفحہ ۴۸۸ کٹ اور صفحہ ۴۸۹ کٹ اور صفحہ ۴۹۰ کٹ اور صفحہ ۴۹۱ کٹ اور صفحہ ۴۹۲ کٹ اور صفحہ ۴۹۳ کٹ اور صفحہ ۴۹۴ کٹ اور صفحہ ۴۹۵ کٹ اور صفحہ ۴۹۶ کٹ اور صفحہ ۴۹۷ کٹ اور صفحہ ۴۹۸ کٹ اور صفحہ ۴۹۹ کٹ اور صفحہ ۵۰۰ کٹ اور صفحہ ۵۰۱ کٹ اور صفحہ ۵۰۲ کٹ اور صفحہ ۵۰۳ کٹ اور صفحہ ۵۰۴ کٹ اور صفحہ ۵۰۵ کٹ اور صفحہ ۵۰۶ کٹ اور صفحہ ۵۰۷ کٹ اور صفحہ ۵۰۸ کٹ اور صفحہ ۵۰۹ کٹ اور صفحہ ۵۱۰ کٹ اور صفحہ ۵۱۱ کٹ اور صفحہ ۵۱۲ کٹ اور صفحہ ۵۱۳ کٹ اور صفحہ ۵۱۴ کٹ اور صفحہ ۵۱۵ کٹ اور صفحہ ۵۱۶ کٹ اور صفحہ ۵۱۷ کٹ اور صفحہ ۵۱۸ کٹ اور صفحہ ۵۱۹ کٹ اور صفحہ ۵۲۰ کٹ اور صفحہ ۵۲۱ کٹ اور صفحہ ۵۲۲ کٹ اور صفحہ ۵۲۳ کٹ اور صفحہ ۵۲۴ کٹ اور صفحہ ۵۲۵ کٹ اور صفحہ ۵۲۶ کٹ اور صفحہ ۵۲۷ کٹ اور صفحہ ۵۲۸ کٹ اور صفحہ ۵۲۹ کٹ اور صفحہ ۵۳۰ کٹ اور صفحہ ۵۳۱ کٹ اور صفحہ ۵۳۲ کٹ اور صفحہ ۵۳۳ کٹ اور صفحہ ۵۳۴ کٹ اور صفحہ ۵۳۵ کٹ اور صفحہ ۵۳۶ کٹ اور صفحہ ۵۳۷ کٹ اور صفحہ ۵۳۸ کٹ اور صفحہ ۵۳۹ کٹ اور صفحہ ۵۴۰ کٹ اور صفحہ ۵۴۱ کٹ اور صفحہ ۵۴۲ کٹ اور صفحہ ۵۴۳ کٹ اور صفحہ ۵۴۴ کٹ اور صفحہ ۵۴۵ کٹ اور صفحہ ۵۴۶ کٹ اور صفحہ ۵۴۷ کٹ اور صفحہ ۵۴۸ کٹ اور صفحہ ۵۴۹ کٹ اور صفحہ ۵۵۰ کٹ اور صفحہ ۵۵۱ کٹ اور صفحہ ۵۵۲ کٹ اور صفحہ ۵۵۳ کٹ اور صفحہ ۵۵۴ کٹ اور صفحہ ۵۵۵ کٹ اور صفحہ ۵۵۶ کٹ اور صفحہ ۵۵۷ کٹ اور صفحہ ۵۵۸ کٹ اور صفحہ ۵۵۹ کٹ اور صفحہ ۵۶۰ کٹ اور صفحہ ۵۶۱ کٹ اور صفحہ ۵۶۲ کٹ اور صفحہ ۵۶۳ کٹ اور صفحہ ۵۶۴ کٹ اور صفحہ ۵۶۵ کٹ اور صفحہ ۵۶۶ کٹ اور صفحہ ۵۶۷ کٹ اور صفحہ ۵۶۸ کٹ اور صفحہ ۵۶۹ کٹ اور صفحہ ۵۷۰ کٹ اور صفحہ ۵۷۱ کٹ اور صفحہ ۵۷۲ کٹ اور صفحہ ۵۷۳ کٹ اور صفحہ ۵۷۴ کٹ اور صفحہ ۵۷۵ کٹ اور صفحہ ۵۷۶ کٹ اور صفحہ ۵۷۷ کٹ اور صفحہ ۵۷۸ کٹ اور صفحہ ۵۷۹ کٹ اور صفحہ ۵۸۰ کٹ اور صفحہ ۵۸۱ کٹ اور صفحہ ۵۸۲ کٹ اور صفحہ ۵۸۳ کٹ اور صفحہ ۵۸۴ کٹ اور صفحہ ۵۸۵ کٹ اور صفحہ ۵۸۶ کٹ اور صفحہ ۵۸۷ کٹ اور صفحہ ۵۸۸ کٹ اور صفحہ ۵۸۹ کٹ اور صفحہ ۵۹۰ کٹ اور صفحہ ۵۹۱ کٹ اور صفحہ ۵۹۲ کٹ اور صفحہ ۵۹۳ کٹ اور صفحہ ۵۹۴ کٹ اور صفحہ ۵۹۵ کٹ اور صفحہ ۵۹۶ کٹ اور صفحہ ۵۹۷ کٹ اور صفحہ ۵۹۸ کٹ اور صفحہ ۵۹۹ کٹ اور صفحہ ۶۰۰ کٹ اور صفحہ ۶۰۱ کٹ اور صفحہ ۶۰۲ کٹ اور صفحہ ۶۰۳ کٹ اور صفحہ ۶۰۴ کٹ اور صفحہ ۶۰۵ کٹ اور صفحہ ۶۰۶ کٹ اور صفحہ ۶۰۷ کٹ اور صفحہ ۶۰۸ کٹ اور صفحہ ۶۰۹ کٹ اور صفحہ ۶۱۰ کٹ اور صفحہ ۶۱۱ کٹ اور صفحہ ۶۱۲ کٹ اور صفحہ ۶۱۳ کٹ اور صفحہ ۶۱۴ کٹ اور صفحہ ۶۱۵ کٹ اور صفحہ ۶۱۶ کٹ اور صفحہ ۶۱۷ کٹ اور صفحہ ۶۱۸ کٹ اور صفحہ ۶۱۹ کٹ اور صفحہ ۶۲۰ کٹ اور صفحہ ۶۲۱ کٹ اور صفحہ ۶۲۲ کٹ اور صفحہ ۶۲۳ کٹ اور صفحہ ۶۲۴ کٹ اور صفحہ ۶۲۵ کٹ اور صفحہ ۶۲۶ کٹ اور صفحہ ۶۲۷ کٹ اور صفحہ ۶۲۸ کٹ اور صفحہ ۶۲۹ کٹ اور صفحہ ۶۳۰ کٹ اور صفحہ ۶۳۱ کٹ اور صفحہ ۶۳۲ کٹ اور صفحہ ۶۳۳ کٹ اور صفحہ ۶۳۴ کٹ اور صفحہ ۶۳۵ کٹ اور صفحہ ۶۳۶ کٹ اور صفحہ ۶۳۷ کٹ اور صفحہ ۶۳۸ کٹ اور صفحہ ۶۳۹ کٹ اور صفحہ ۶۴۰ کٹ اور صفحہ ۶۴۱ کٹ اور صفحہ ۶۴۲ کٹ اور صفحہ ۶۴۳ کٹ اور صفحہ ۶۴۴ کٹ اور صفحہ ۶۴۵ کٹ اور صفحہ ۶۴۶ کٹ اور صفحہ ۶۴۷ کٹ اور صفحہ ۶۴۸ کٹ اور صفحہ ۶۴۹ کٹ اور صفحہ ۶۵۰ کٹ اور صفحہ ۶۵۱ کٹ اور صفحہ ۶۵۲ کٹ اور صفحہ ۶۵۳ کٹ اور صفحہ ۶۵۴ کٹ اور صفحہ ۶۵۵ کٹ اور صفحہ ۶۵۶ کٹ اور صفحہ ۶۵۷ کٹ اور صفحہ ۶۵۸ کٹ اور صفحہ ۶۵۹ کٹ اور صفحہ ۶۶۰ کٹ اور صفحہ ۶۶۱ کٹ اور صفحہ ۶۶۲ کٹ اور صفحہ ۶۶۳ کٹ اور صفحہ ۶۶۴ کٹ اور صفحہ ۶۶۵ کٹ اور صفحہ ۶۶۶ کٹ اور صفحہ ۶۶۷ کٹ اور صفحہ ۶۶۸ کٹ اور صفحہ ۶۶۹ کٹ اور صفحہ ۶۷۰ کٹ اور صفحہ ۶۷۱ کٹ اور صفحہ ۶۷۲ کٹ اور صفحہ ۶۷۳ کٹ اور صفحہ ۶۷۴ کٹ اور صفحہ ۶۷۵ کٹ اور صفحہ ۶۷۶ کٹ اور صفحہ ۶۷۷ کٹ اور صفحہ ۶۷۸ کٹ اور صفحہ ۶۷۹ کٹ اور صفحہ ۶۸۰ کٹ اور صفحہ ۶۸۱ کٹ اور صفحہ ۶۸۲ کٹ اور صفحہ ۶۸۳ کٹ اور صفحہ ۶۸۴ کٹ اور صفحہ ۶۸۵ کٹ اور صفحہ ۶۸۶ کٹ اور صفحہ ۶۸۷ کٹ اور صفحہ ۶۸۸ کٹ اور صفحہ ۶۸۹ کٹ اور صفحہ ۶۹۰ کٹ اور صفحہ ۶۹۱ کٹ اور صفحہ ۶۹۲ کٹ اور صفحہ ۶۹۳ کٹ اور صفحہ ۶۹۴ کٹ اور صفحہ ۶۹۵ کٹ اور صفحہ ۶۹۶ کٹ اور صفحہ ۶۹۷ کٹ اور صفحہ ۶۹۸ کٹ اور صفحہ ۶۹۹ کٹ اور صفحہ ۷۰۰ کٹ اور صفحہ ۷۰۱ کٹ اور صفحہ ۷۰۲ کٹ اور صفحہ ۷۰۳ کٹ اور صفحہ ۷۰۴ کٹ اور صفحہ ۷۰۵ کٹ اور صفحہ ۷۰۶ کٹ اور صفحہ ۷۰۷ کٹ اور صفحہ ۷۰۸ کٹ اور صفحہ ۷۰۹ کٹ اور صفحہ ۷۱۰ کٹ اور صفحہ ۷۱۱ کٹ اور صفحہ ۷۱۲ کٹ اور صفحہ ۷۱۳ کٹ اور صفحہ ۷۱۴ کٹ اور صفحہ ۷۱۵ کٹ اور صفحہ ۷۱۶ کٹ اور صفحہ ۷۱۷ کٹ اور صفحہ ۷۱۸ کٹ اور صفحہ ۷۱۹ کٹ اور صفحہ ۷۲۰ کٹ اور صفحہ ۷۲۱ کٹ اور صفحہ ۷۲۲ کٹ اور صفحہ ۷۲۳ کٹ اور صفحہ ۷۲۴ کٹ اور صفحہ ۷۲۵ کٹ اور صفحہ ۷۲۶ کٹ اور صفحہ ۷۲۷ کٹ اور صفحہ ۷۲۸ کٹ اور صفحہ ۷۲۹ کٹ اور صفحہ ۷۳۰ کٹ اور صفحہ ۷۳۱ کٹ اور صفحہ ۷۳۲ کٹ اور صفحہ ۷۳۳ کٹ اور صفحہ ۷۳۴ کٹ اور صفحہ ۷۳۵ کٹ اور صفحہ ۷۳۶ کٹ اور صفحہ ۷۳۷ کٹ اور صفحہ ۷۳۸ کٹ اور صفحہ ۷۳۹ کٹ اور صفحہ ۷۴۰ کٹ اور صفحہ ۷۴۱ کٹ اور صفحہ ۷۴۲ کٹ اور صفحہ ۷۴۳ کٹ اور صفحہ ۷۴۴ کٹ اور صفحہ ۷۴۵ کٹ اور صفحہ ۷۴۶ کٹ اور صفحہ ۷۴۷ کٹ اور صفحہ ۷۴۸ کٹ اور صفحہ ۷۴۹ کٹ اور صفحہ ۷۵۰ کٹ اور صفحہ ۷۵۱ کٹ اور صفحہ ۷۵۲ کٹ اور صفحہ ۷۵۳ کٹ اور صفحہ ۷۵۴ کٹ اور صفحہ ۷۵۵ کٹ اور صفحہ ۷۵۶ کٹ اور صفحہ ۷۵۷ کٹ اور صفحہ ۷۵۸ کٹ اور صفحہ ۷۵۹ کٹ اور صفحہ ۷۶۰ کٹ اور صفحہ ۷۶۱ کٹ اور صفحہ ۷۶۲ کٹ اور صفحہ ۷۶۳ کٹ اور صفحہ ۷۶۴ کٹ اور صفحہ ۷۶۵ کٹ اور صفحہ ۷۶۶ کٹ اور صفحہ ۷۶۷ کٹ اور صفحہ ۷۶۸ کٹ اور صفحہ ۷۶۹ کٹ اور صفحہ ۷۷۰ کٹ اور صفحہ ۷۷۱ کٹ اور صفحہ ۷۷۲ کٹ اور صفحہ ۷۷۳ کٹ اور صفحہ ۷۷۴ کٹ اور صفحہ ۷۷۵ کٹ اور صفحہ ۷۷۶ کٹ اور صفحہ ۷۷۷ کٹ اور صفحہ ۷۷۸ کٹ اور صفحہ ۷۷۹ کٹ اور صفحہ ۷۸۰ کٹ اور صفحہ ۷۸۱ کٹ اور صفحہ ۷۸۲ کٹ اور صفحہ ۷۸۳ کٹ اور صفحہ ۷۸۴ کٹ اور صفحہ ۷۸۵ کٹ اور صفحہ ۷۸۶ کٹ اور صفحہ ۷۸۷ کٹ اور صفحہ ۷۸۸ کٹ اور صفحہ ۷۸۹ کٹ اور صفحہ ۷۹۰ کٹ اور صفحہ ۷۹۱ کٹ اور صفح

نہ کوئی شخص میرے مضمون کے کسی فقرے سے یہ بات ثابت کر سکتا ہے اس کے متعلق بھی میں مولوی صاحب کے صرف دو باتیں کہتا ہوں۔

(اول) یہ کہ میرے جن مضمون کی بنا پر آپ مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں وہ فاروق کے دوسرے نمبر میں شائع ہوا۔ اور اسی کے تیسرے نمبر میں میرا ایک اور مضمون اسی حدیث کی تائید میں شائع پذیر ہوتا ہے۔ سو اگر فاروق کے دوسرے نمبر میں بقول آپ کے میں علی الاعلان اس حدیث کو موضوع قرار دے چکا ہوں تو کیا وجہ ہے کہ مجھ پر پانچ چھ دن بعد اس سے اگلے پرچہ میں میرا ایک مضمون اسی حدیث کی صحت اور اس کے حقیقی معنوں کے بیان میں شائع ہوتا ہے کیا اس سے یہ صاف طور پر ثابت نہیں ہوتا کہ میں اس حدیث کو موضوع نہیں سمجھتا۔ بلکہ درست یقین کرتا ہوں۔ ورنہ میں تیسرے نمبر میں کیوں اس حدیث کی تائید کرنا۔ چنانچہ دیکھو فاروق نمبر ۲ صفحہ ۱۸۔ مجھے پیغام صلح میں مولوی صاحب کا مضمون پڑھ کر مولوی صاحب کے عدل و انصاف پر تعجب آتا ہے کہ وہ فاروق کے دوسرے نمبر میں ایک مضمون پڑھتے ہیں۔ جس سے ان کے فہم کی مطابقت یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ گویا میں لم یبق علیہ النبوت والی حدیث کو موضوع سمجھتا ہوں مگر اس فاروق کے تیسرے نمبر کو وہ مطالبہ کرنے کے بعد بھی جس میں کھلے لفظوں میں اس حدیث کی صحت کا ذکر کرتا ہوں وہ میرے صحیح اعتقاد کو معلوم کر کے پھر مجھے اس حدیث کے موضوع ٹھہرانے کا ملزم گردانتے ہیں۔ لے مولوی صاحب اگر آپ فاروق کا دوسرا نمبر پڑھ کر فوراً ہی اپنا یہ مضمون شائع کرتے تو شاید آپ نے اندر سمجھ جاتے اور ہم کہہ سکتے کہ دوسرے نمبر میں میرے مضمون سے انہیں غلط فہمی ہوئی ہے اور تیسرے نمبر کا مضمون ابھی شائع نہیں ہوا۔ اور نہ مولوی صاحب کی نظر سے گزرا۔ اس لئے وہ اعتراض کرنے اور الزام لگانے میں لپکا۔ حد تک غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں لیکن تعجب تو یہ ہے کہ دوسرے نمبر کے بعد تیسرا نمبر نکلتا ہے اور دنیا میں شائع ہوتا ہے۔ احمدیہ بلڈنگز میں پہنچتا ہے بلکہ فاضل مولوی صاحب کے نام بھی اسکی ایک کاپی روانہ کی جاتی ہے اور اسے شائع ہوئے ایک مہینہ گزر جاتا ہے اور فاروق کے تین چھ پرچہ سلامت نمبر تک بعد دیگرے شائع ہوتے ہیں تو اس کے کہیں بعد چاکر مولوی صاحب میرے مضمون مندرجہ فاروق نمبر ۲ سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ میں اس حدیث کو موضوع

سمجھتا ہوں۔ میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ حدیث کا نام ہے کہ فاروق کے دوسرے نمبر کے ایک مضمون سے یہ ثابت کیا جاوے کہ میں اس حدیث کو موضوع خیال کرتا ہوں جبکہ اس اخبار کے تیسرے نمبر میں آپ ہی کے ایک مضمون کے جواب میں صریح لفظوں میں اس حدیث کو صحیح تسلیم کرتا ہوا ہے محل استدلال بنا کر کہتا ہوں۔ نبوت تو بیشک لم یبق من النبوت سے ملتی ہے اور وہ بند نہیں۔ (دیکھو فاروق نمبر ۲ ص ۱۸)

حذارا انصاف کرو

جناب مولوی صاحب مکرم میرے مندرجہ بالا قول کو سرسری نظر سے دیکھو تو بھی کبھی وضاحت سے پتہ لگتا ہے۔ کہ میں اس حدیث کو موضوع نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس حدیث کو نبوت کے حصول کی دلیل ٹھہراتا ہوں۔ مولوی صاحب! حذارا اس بات کا جواب دیکھو کہ فاروق کے دوسرے نمبر سے جو آپ کی طرف بھیجا بھی نہیں گیا۔ آپ خیال کر لیتے ہیں کہ میں اس حدیث کو موضوع سمجھتا ہوں پھر اس فاروق کا تیسرا نمبر شائع ہوتا ہے اور آپ کو خاص طور پر بھیجا جاتا ہے۔ اس میں اس حدیث کو صاف اور واضح لفظوں میں صحیح اور درست اور قابل تسلیم بیان کرتا ہوں لیکن ایک ماہ کے بعد جب آپ جواب دینے لگتے ہیں تو دوسرے نمبر کے مضمون پر صحیح کوٹے ہوتے ہیں جب حدیث کے موضوع ٹھہرانے کا ملزم بناتے ہیں حالانکہ تیسرے نمبر میں تصریح سے اس حدیث کی صحت کے بیان کو پڑھ چکے ہیں۔ جناب مولوی صاحب اگر میرے مضمون مندرجہ فاروق نمبر ۲ کے کسی فقرے سے یہ بھی مترشح نہیں ہوتا کہ میں لم یبق والی حدیث کو موضوع سمجھتا ہوں لیکن تاہم اگر صرف وہی نمبر شائع ہوتا۔ اور آپ اس سے غلط استدلال کرتے تو ایک حد تک شاید آپ کو میں معذور سمجھتا اور خیال کرتا کہ آپ کو میرے اعتقاد کے متعلق غلط فہمی ہو گئی۔ لیکن جب کہ تیسرا نمبر بھی شائع ہوتا ہے اور اس میں میرا مضمون اس حدیث کی صحت کے متعلق درج ہوتا ہے۔ جس میں اس حدیث کو حضرت اقدس کی نبوت کی ثبوت قرار دیا جاتا ہے لیکن آپ ہیں کہ اس پر ٹھکر ہی مجھے ایک حدیث کے موضوع سمجھنے کا ملزم گردانتے ہیں۔ العجب ثم العجب

(دوسری) یہ بات ہے کہ جس مضمون سے آپ میرے متعلق غلط فہمی پھیلاتے ہیں وہ کسی سوال کا جواب یا اپنے

کسی عقیدہ کا انہار نہیں بلکہ وہ تو خود ایک سوال ہے اور وہ سوال بھی آپ پر ہے کیا آپ نے اسکی سرخی نہیں پڑھی جو صلی قسم سے لکھی گئی تھی کہ مولوی محمد علی صاحب سے ایک سوال۔ سبب وہ ایک سوال ہے اور آپ اس کے جواب کا مطالبہ کیا گیا ہے تو کیا بجائے جواب دینے کے اور سوال کا اصل شائع کرنے کے آپ کی شان کے یہی شایان تھا کہ آپ اس سوال کے مضمون کو میرا عقیدہ ٹھہراتے۔ مولوی صاحب مکرم! کیا ہی تعجب انگیز بات ہے کہ ایک شخص آپ سے سوال کرتا ہے کہ آپ جو اس حدیث کو لیکر اس کے ایسے معنی کرتے ہیں جو مرزا صاحب کی نبوت کے مانع ہیں۔ تو ذرا اس حدیث کی تشریح کر کے دکھائیں اور پھر وہ آپ کے مضمون کو مد نظر رکھ کر ایک لائیکل سوال آپ کے سامنے رکھتا ہے مگر آپ لا جواب ہو کر پبلک میں اس کے متعلق غلط فہمی پھیلاتے ہیں اور اس کے سوال کو اس کے عقیدہ کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اس طرح تو مولوی صاحب مکرم! آپ حضرت اقدس پر بھی حملہ کر سکتے ہیں کیونکہ حضرت اقدس نے اپنی تصنیفات میں مختلف موقعوں پر آیت فاما توفیتی کے متعلق غیر احمدیوں کو کچھ کہہ کر تہا کے مضمون کی رو سے تو حضرت عیسیٰ کے متعلق تسلیم کرنا پڑ گیا کہ وہ قیامت کے دن خدا کے حضور جھوٹ بولیں گے آپ دیکھو یہ ایک بات ہے جو غیر احمدیوں کے تسلیم کردہ مضمون کی بنیاد پر آپ نے اپنے اپنے چپان کی۔ اب آپ کی طرز استدلال کا کوئی آدمی حضرت اقدس کا صرف اتنا فقرہ لے کر کہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ قیامت کے دن خدا کے حضور جھوٹ بولیں گے۔ حضرت اقدس پر اعتراض کرے اور پبلک میں شائع کرے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کو جھوٹا قرار دیا۔ تو یہ استدلال اس کی حماقت ہوگی۔ اسی طرح میں بھی آپ کی فرست میں عرض کرتا ہوں کہ آپ ایک دفعہ اور تادیبی نمبر ۲ میں میرا مضمون پڑھیں تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ میں ٹھہرایا۔ کیونکہ جب میرے نزدیک یہ حدیث نبوت کی مانع نہیں بلکہ ثبوت نبوت ہے تو میں اسے موضوع کس طرح قرار دے سکتا ہوں۔ عجیب بات ہے کہ ایک شخص اس حدیث کو اپنے استدلال کے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔ آپ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو موضوع سمجھتا ہے۔ جناب

میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ حدیث کا نام ہے کہ فاروق کے دوسرے نمبر کے ایک مضمون سے یہ ثابت کیا جاوے کہ میں اس حدیث کو موضوع خیال کرتا ہوں جبکہ اس اخبار کے تیسرے نمبر میں آپ ہی کے ایک مضمون کے جواب میں صریح لفظوں میں اس حدیث کو صحیح تسلیم کرتا ہوا ہے محل استدلال بنا کر کہتا ہوں۔ نبوت تو بیشک لم یبق من النبوت سے ملتی ہے اور وہ بند نہیں۔ (دیکھو فاروق نمبر ۲ ص ۱۸)

اسلام اور دیگر مذاہب

ایک مسیحی معترض کا حمد

اور

حضرت مسیح موعود کے ایک شعر میں جواب

میں ایک عیسائی مصنف کا رسالہ پڑھ رہا تھا جن کا نام منارۃ البیضا ہے اسکے صفحہ ۸ کے ان الفاظ نے کہ ”ہم آپ (حضرت مسیح موعود) کی درازی عمر کی دعا مانگتے ہیں۔ اگر آپ کا دم نہ رہا تو یہ کھیل (سلسلہ احمدیہ) مٹ جاوے گا۔“ مجھے نفرت آمیز ہنسی پر مجبور کیا مینے خیال کیا کہ اس زمینی نے اس سماوی سلسلہ کے متعلق کس دیدہ دلیری سے یہ رائے لگائی ہے۔ کہ ”اگر آپ کا دم نہ رہا۔ تو یہ کھیل مٹ جائے گا۔“ یہ بیچارہ نہیں جانتا تھا کہ عنقریب میں خود ہی مٹا یا جاؤں گا۔ لیکن یہ ”کھیل“ دن دوئی رات جو گنتی ترقی کرنا رہیگا۔ اس مشت خاک کو معلوم نہ تھا کہ یہ سلسلہ کسی انسانی طاقت سے نہیں چل رہا۔ بلکہ اسکے چلانے اور قائم رکھنے والی وہ ہستی ہے جس کے قبضہ قدرت میں زمین و آسمان کی سب طاقتیں ہیں کیونکہ اگر ہمیں اس حقیقت ظاہرہ کے پہچاننے کا ذرا بھی مادہ ہوتا تو کبھی ایسے الفاظ کے منہ سے نکالنے کی جرأت نہ کرتا۔ بلکہ اس فرستادہ برحق کے دعادی پر امانا و صدقہ کہنے پر مجبور ہوتا۔ میں ابھی اس خیال میں مستغرق ہی تھا کہ اسکے اگلے الفاظ نے میرے شیشہ قلب کو رنج و ملال سے گرد آلودہ کر دیا وہ الفاظ یہ ہیں۔ ”اب اس کھل ہوئی حقیقت کو دیکھ کر کچھ بھی کامیابی کا نام لینا ایک ایسی بیشعری و بی غیرتی ہے جو صرف کسی دجال ہی کا حصہ ہو سکتی ہے۔“ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے عظیم الشان انسان کی نسبت پڑھ کر ایک احمدی کے قلب کی جو حالت ہو سکتی ہے۔ وہ چنداں محتاج بیان نہیں یہی وجہ ہے کہ الفاظ مذکورہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میں چند منٹ کے لئے ایک سکتہ کی سی حالت میں رہ گیا نیز چونکہ مجھے پیشتر ازیں حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں اس قسم کی کوئی دل آزار اور رنج دہ تحریک پڑھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ اسلئے بھی یہ الفاظ مجھے خاص طور پر بہت رشتاقی گزرے۔ میں بار بار سوچتا تھا کہ الہی اس شخص نے کیوں ایسے استعمال کئے۔ لیکن میری سمجھ کچھ کام نہ کرتی تھی۔

مولوی صاحب! مینے تو اپنے مضمون میں آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ کے معنوں کی تفسیر آپ کے لئے صرف دو ہی صورتیں ہیں کہ یا تو مسیح موعود کے الہام اور مکالمہ مخاطبہ کا انکار کریں۔ اور یا اس حدیث کو موضوع سمجھیں غور کیجئے یہ دو صورتیں تو مینے آپ کے لئے تجویز کی تھیں یہ تو نہیں لکھا تھا کہ میرے نزدیک صرف دو صورتیں ہیں۔ اور یہ کہ میرے اعتقاد میں مرزا صاحب کی صداقت اور اس حدیث کی صحت باہم متضاد ہیں مگر آپ نے میری عبارت کا ایک حصہ نقل کر کے مجھ پر حدیث کے موضوع سمجھنے کا الزام لگا دیا۔ حالانکہ وہ صرف آپ سے ایک سوال کیا گیا تھا۔ جس کے جواب سے آپ ابھی تک عاجز ہیں اسکی ایک اور مثال دیتا ہوں الحق صریح کے مطابق حضرت اقدس کے حق مگر کٹے الفاظ پر غیر احمدیوں نے الزام دیا کہ مرزا صاحب کی تحریروں میں گالیاں ہوتی ہیں اس پر ازلہ اوامام میں ان القلم نے یہ کہہ کر انکا منہ بند کر دیا کہ اگر انہی الفاظ کو گالیاں سمجھتے ہو۔ تو ان گالیوں سے قرآن بھر اڑا ہے۔ اس پر آپکی طرز استدلال والوں نے بجائے الزامی جواب سمجھنے کے حضرت صاحب کا عقیدہ بنا کر خوب اشتہار دئے۔ کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں گالیاں بھری پڑی ہیں۔ حالانکہ یہ حضرت صاحب کا عقیدہ نہ تھا۔ بلکہ مخالفو کہا گیا تھا۔ کہ تمہاری اگر یہی طرز استدلال ہے تو تمہیں قرآن بھی گالیوں سے پڑ سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح مینے مولوی صاحب کو کہا کہ آپکی طرز استدلال کا نتیجہ ہونا چاہئے کہ یا تو آپ اس حدیث کو موضوع سمجھیں اور یا مرزا صاحب کو کاذب (نور بائد) لیکن آپ نے غیر احمدیوں کی طرح جھٹ شائع کر دیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اور میر اسحق اس حدیث کو موضوع سمجھتے ہیں حالانکہ وہ تو آپ سے ایک سوال تھا کہ آپ کے معنوں کے رُو سے ان دو خوفناک باتوں میں سے ایک بات ضرور آپ کو قبول کرنی پڑے گی نہ یہ کہ ہمارے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے یا مرزا صاحب کاذب ہیں جناب مولوی صاحب! میں آپکی غلط فہمی یا مخالطہ دہی دور کرتے ہوئے پھر آپ سے کہتا ہوں کہ ہر بانی فرما کر ذرا میرے سوال مندرجہ فاروقی نمبر ۲ کا جواب عنایت فرما کر میرے مطالبہ سے سبکدوش ہوں سلام میر محمد امجدی

اطلاع:- فاروقی جمعرات کے روز سب خریداروں کے نام روانہ کیا جاتا ہے جس غریب کو پرچہ نہ ملے وہ اپنی دلچسپی سے فرشتہ کر کے اطلاع دیا کریں

میں اس خیال کو لیکر دیر تک دریا کے حیرت میں غوطہ زن رہا۔ کہ مجھے کوئی ایسی بات مل جائے جس کو میں ان الفاظ کے استعمال کر سکیں جو مقول قرار دے سکوں۔ لیکن عبت آخر کار میں نے تحقک کر اس رسالہ کو مانتے سے پھینک دیا۔ اور نہایت بھیجینی کی حالت میں اپنے غم و اندوہ کو کسی اور شغل سے دور کرنا چاہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار کا مجموعہ (در شین) جو برادر محمد یحییٰ صاحب تاجر کتب قادیان نے حال ہی میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ باہتمام خاص چھپوا کر شائع کیا ہے میرا ایک عزیز نے پڑھ رہا تھا مینے سنا شروع کر دیا۔ اور جب مینے یہ شعر سنا۔ کہ

وہ گھڑی آتی ہے جب عینے پکاریں گے مجھے

اب تو تھوڑے رہ گئے ہیں دجال کہلانے کے دن

تو میری تمام کلفت دور ہو گئی اور میرا دل دھڑک مسرت سر ملیوں

اچھلنے لگا۔ اسوقت مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ شعر الفاظ مذکورہ

کے ڈالے ہوئے اس ناسور کے لئے مرہم ہے جو میرا دل

میں پیدا ہو گیا تھا۔ اور پھر جب مینے ان تمام اشعار کے شائع

ہونے کی تاریخ دیکھی۔ جن میں کا ایک یہ شعر ہے تو سن ۱۹۰۷ء

پایا۔ اور ادھر جب اس عیسائی کے رسالہ کی طرف دیکھا تو

تو وہ بھی سن ۱۹۰۷ء ہی میں شائع شدہ نظر آیا۔ جس سے مجھے

اور بھی زیادہ فرحت حاصل ہوئی۔ کیونکہ ایک ہی سال میں اس

رسالہ اور ان اشعار کے شائع ہونے سے پتہ لگتا ہے۔

کہ جہاں ایک طرف ایک دشمن مسیح کے سینہ پر کینہ سے ایسے دھک

دینے والے الفاظ نکل رہے تھے وہاں دوسری طرف حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کے سینہ صافی سے خدا تعالیٰ نے شعر نکلا رہا تھا

جو ہو ہوا ان الفاظ کا جواب ہے اس عیسائی نے جو سب سخت

اور گندہ لفظ حضرت مسیح موعود کی مقدس شان میں استعمال

کیا ہے وہ ”دجال“ کا لفظ ہے۔ قربان اپنے مولا کے جتنے

اسی لفظ کا کیا ہی لطیف اور عمدہ جواب حضرت مسیح موعود

کی زبان فیض ترخان سے یہ نکلا دیا۔ کہ

اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول خود کچھ نہیں بولتے

مگر وہی جو ان سے کہلوا یا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عیسائی

نے جب اپنے گھر بیٹھ کر حضرت مسیح موعود کی شان میں

گستاخی کا ارتکاب کیا۔ اور ایک سخت جملہ کرنا چاہا تو خدا تعالیٰ

نے اپنے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے ساتھ

ہی اسکا جواب بھی نکلا دیا

پھر بیٹھ کر اس رسالہ کو پڑھنا شروع کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس عیسائی نے جس بات کو پیش نظر رکھ کر یہ الفاظ استعمال کرنے کی جرات کی ہے اسکو دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان کر دیا ہے کہ ”میرے معدودے چند اس (حضرت مسیح موعود) کے امتی ہیں یہ بھی شامت کے لئے سب مسلمانوں میں بگڑنے والے سے بیٹھے مسیحیوں میں سے کوئی بھی نہیں ایک بھی آپ کے دام تزدیر میں نہ آیا۔ گوان میں مسیحیوں مسلمان ہو گئے۔ آریہ ہو گئے۔ ہندو ہو گئے۔ بدھ ہو گئے عیسائیوں کی طرف سے جعفر ناکامی آپ کو نصیب ہوئی وہ بلا مبالغہ آپ کی کرامت ہے جس سے مسلمانوں نے بھی ہدایت پائی اور اس بات کو آپ جادل ہی خوب جانتا ہے۔“ یعنی معترض کے نزدیک چونکہ ایک بھی عیسائی احمدی نہیں ہوا۔ اسلئے یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کامیابی ہوئی ہے ”ایک ایسی پیشی دے دے“ غیر قبیح ہے۔ جو صرف کسی دجال ہی کا حصہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس عبارت کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی شان کس قدر اور واضح اور نمایاں ہوتی ہے حضرت اقدس فرماتے ہیں :

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسے بکار بیٹھے تھے
اب تو تھوڑے پہنچے دجال کہلانے کے دن

یہ شعر صاف طور پر بتا رہا ہے کہ گو اسوقت جبکہ یہ شعر کہا گیا ہے بعض بد اندیش مجھے دجال کہتے ہوئے نہیں سنا کرتے لیکن وہ گھڑی عقرب آ رہی ہے جبکہ مجھے عیسے سمجھ کر قبول کرنے والے ان ہی میں سے نکل آئیں گے۔ اسوقت جبکہ اس عیسائی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (نوروز باشد) دجال قرار دیا تو اسکی وجہ یہ بتائی کہ کوئی ایک بھی عیسائی احمدی نہیں ہوا اسوقت بھی بعض سعید الفطرت انسانوں نے جو عیسائیت کی گو میں پرورش پائے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا تھا لیکن جب کہ اسکی نگاہ واقعہ میں یادیدہ دانستہ ایسے لوگوں کے دینے سے عاری تھی۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے یہ کہہ دیا کہ

اب تو تھوڑے پہنچے دجال کہلانے کے دن

یعنی تم جس وجہ سے ہمارے مسیح کو دجال کہتے ہو۔ وہ ایسے رنگ میں دور کی جائے گی کہ اگر تم اندھیری کو گھڑی میں بھی آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ گے تو بھی تمہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ جو وہ ہم نے دجال کہنے کی قرار دی تھی وہ غلط اور سرتاپا غلط ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس بات کو اس پیشگوئی کے ماتحت تھوڑے ہی

عرصہ میں غلط کر کے دکھا دیا اور وہ اس طرح کہ جو لوگ ہندوستان میں عیسائیت سے تائب ہو کر حضرت مسیح موعود کو ماننے لگے ہیں۔ ان کے علاوہ خاص لندن میں بھی ایسے لوگ پیدا کر دئے جنہوں نے عیسائیت کو خیر باد کہہ کر آپ کی غلامی کو اپنی لئے موجب فخر سمجھا اور اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو بلا مغرب میں پہنچانے کے لئے بفضل خدا و احدی مبلغ و مال مقیم ہیں۔ جن کے ذریعے سے خدا تعالیٰ نے کئی ایسے عیسائیوں کو احمدیت نصیب فرمائی ہے جنہوں نے عیسائیت کی گود میں جنم لیا اور عیسائیت ہی کے گہوارے میں پرورش پائی اور عیسائیت ہی کے میدان میں ہوش بنبھالا۔ اور دن بدن ایسے لوگوں کی آمد بڑھ رہی ہے اللہم زدہ پس اگر چراغ تلے اندھیرا کی مثل کے مطابق معترض یا اس کے ہم مشرب مخالفین کو ہندوستان کے وہ عیسائی جنہوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ نظر نہیں آتے تو انہیں لندن کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا چاہئے۔ اور اپنے ان الفاظ کو جو اس نے حضرت مسیح موعود کی شان میں استعمال کئے ہیں واپس لیتا چاہئے نیز اسے اس بات پر بھی نظر کرنی چاہئے کہ وہ سلسلہ جس کو معترض اپنی کوتاہ بینی کی وجہ سے ایک کھیل سمجھتا تھا۔ اب جبکہ خدا کا فرستادہ ہمیں موجود نہیں ہے تو کیا وہ مسٹ گیا ہے یا اسوقت کی نسبت اب اور بھی زیادہ روز افزوں ترقی پر ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی چھٹی ترجمہ القرآن انگریزی متعلق اور

صدر انجمن کی طرف سے اسکا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و نعلی علیہ السلام علیہم السلام
محترم سیکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ السلام علیکم و علیٰ
آلہم و سلم
ابتداءً اپریل میں جب میں رخصت پر آیا۔ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا کام نہایت نامکمل حالت میں تھا اور اسوقت سے لیکر اب تک میں اس کام کی تکمیل میں لگا رہا۔ اب محمد اللہ یہ کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تکمیل کی حالت کو پہنچ گیا ہے اور ایک ماہ کے اندر اندر پریس میں حینہ کے قابل ہو جائیگا۔ سال گذشتہ میں جو وعدہ آپکا آیا اسے ترجمہ کے متعلق گفتگو کرنے سے انکار کیا اسلئے مجھ کو کام کی تکمیل تک خاموش رہنا پڑا۔ یہ آپکو معلوم ہے کہ اس ترجمہ کی ابتدا میری ہی تجویز سے ہوئی تھی اور اسوقت انجمن میری حوصلہ افزائی کرتی یا نہ کرتی میں

بہر حال اس کام کو کرتا تھا مگر اسوقت کی انجمن میری تجویز کو نہ صرف محسن ہی بلکہ اسلئے ہی من سب سمجھا کہ میرے لئے اپنے ارادہ میں کامیاب ہو چکا ہو میری حوصلہ افزائی کو نہ چنانچہ وہ مجھے مہوار اور ادنیٰ ہی جس نیت سے بیٹھے اس کام کے کر نیک تھا کیا اور جس غرض سے انجمن مذکور نے میری ارادہ کی وہ یہ تھا کہ میرے انگریزی ترجمہ سے انگریزی دان پبلک میں اشاعت اسلام ہو خدا کے فضل سے اب تک میرے پیش نظر وہی مدعا اور مقصود ہے اور میری ہی آرزو ہے کہ میرا ترجمہ چھپ کر اشاعت اسلام کا موجب اور ذریعہ ہو اور میری محنت شاقہ سے اس طرح اسلام کی کچھ خدمت ہو جائے اسلئے میں آپ سے استفسار کر چکی جرات کرتا ہوں کہ آیا آپ میرے ترجمہ کی پہلی ایڈیشن کے چھپوانیکا بیڑا اٹھانا پسند کرتے ہیں اگر آپ تیار ہوں تو مفہم حسب ذیل قبول کی جائیگی کے ساتھ آپ اس نیک کام کو کر سکیں گے۔

۱۔ میرے ترجمہ میں کسی قسم کی ترمیم یا رد و بدل مطلق نہ کیا جائیگا جو کچھ میری قلم سے نکلا ہو وہ بحسبہ تلفظ چھاپا جائیگا انگریزی پر وہی خود پاس کر دینا اور وہی چھپانے جائیں گے۔

۲۔ چھپائی کے اخراجات آپ بردار کریں گے البتہ جعفر روپیہ احمدی انجمن اشاعت اسلام لاہور کے پاس بغرض اشاعت ترجمہ القرآن انگریزی جمع ہو گا وہ بھی چھپائی پر صرف کر نیکی اور انجمن مذکورہ دیدہ گی۔

۳۔ مطبوعہ ترجمہ کی قیمت اسقدر رکھی جائیگی جس سے اصل لاگت یعنی خچہ تیاری ترجمہ و چھپائی ترجمہ پورا ہو سکے۔

۴۔ جبکہ روپیہ احمدی انجمن لاہور کا حرف ہو گا اور جعفر خچہ تیاری و تکمیل ترجمہ کا اپریل سال سے لکھو۔ ان ہر دور تو ہم کے عیوض انجمن مذکورہ حصہ ہمدی کے مطابق مطبوعہ ترجمہ کی کاپیاں لے لیگی باقی کاپیاں آپ بیکر شائع کریں گے۔

۵۔ پانچ ہزار کاپی کی چھپوائی کا تخمینہ دلاگت ایک ملحقہ میں جہاں تالیف ارزانی نسخ اور کام کی عمر کی مد نظر کہا گیا ہے بوسالت مولانا مولوی صدیق الدین صاحب کر لیا گیا ہے اور وہ تخمینہ ایکس ہزار روپیہ یا جلدوں کی لاگت ڈاکٹر غالبائیس ہزار روپیہ کے قریب ہو گا جس میں ہر ہزار روپیہ احمدی انجمن اشاعت اسلام سے ملے گی باقی ہندہ ہزار روپیہ کا انتظام آپکو کرنا پڑے گا اور چونکہ اس قسم کا انتظام پریس میں سودہ بھیجنے سے پیشتر خاطر خواہ ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں روپیہ ہم نہ پہنچنے کی وجہ سے ترجمہ کے چھپنے یا اشاعت میں تاخیر ہو۔ لہذا ضروری ہو گا کہ احمدی انجمن اشاعت اسلام اور آپس دس ہزار روپیہ منظور کر کے بعد ایک لاکھ اندر اندر بینک آف بنگال یا کسی دوسرے معتبر بینک میں کسی معتبر اور محترم امین کے نام جمع کرادیں تاکہ جون جون پریس جائزہ طور پر روپیہ کا مطالبہ کرے وہ اسکو ادا کرنا چاہئے

۶۔ بقیہ پانچ ہزار روپیہ تین ماہ کے عرصہ میں بینک میں داخل ہو جانا ضروری ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ مسودہ ایک ماہ تک جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے پریس میں جلد کے قابل ہو جائیگا اور چونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اسلئے میری بڑی خواہش ہے کہ سبھی الامکان بہت جلد ترجمہ انگریزی کے طبع اور اشاعت کا نیکام شتم ہو جائے لہذا گزارش ہے کہ اگر تجویز پسند ہو اور جلد شرائط منظور ہوں تو آج کی تاریخ سے تین ہفتے کے اندر اندر بیٹھ کر روپیہ جمع ہو جائے یا صواب طبع فرماویں تاکہ چھپوائی کا کام جیسے ممکن ہو شروع ہو جائے۔ اس تجویز کا کوئی اثر مقدمہ پسند ہو گا جو حضرت عیسیٰ کے مابین ہو۔
محمد علی احمدی بلڈنگ لاہور ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جواب

فیصلہ مجلس محترمین جو بذریعہ ریزولوشن ۲۳۲
مورخہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۱۵ء کو ہوا

مولوی صاحب کی چند متیں لکھا جاوے۔ کہ جو ترجمہ آپ نے
مجلس محترمین قادیان ضلع گورداسپور کی ملازمت کی
حیثیت میں اور اسی انجمن کے خراج سے کیا ہے۔ اس پر
آپ کو شرائط لگانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ
انجمن مذکور کی ملکیت ہے۔ اس لئے آپ اس ترجمہ کے
تمام مسودات اور تمام متعلقہ تحریرات جو بدوران ملازمت
مجلس محترمین قادیان آپ کی قلم سے نکلی ہیں۔ اور انکی
تمام نقول مع نوٹ ہائے متعلقہ و اسباب از قسم ٹائپ
رائٹر و کتب وغیرہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۱۵ء تک میاں محمد شریف
صاحب احمدی بی۔ اے ایل ایل بی لاہور اور بابو
عبدالحمید صاحب احمدی اڈیٹر لاہور اور میاں
محمد امین صاحب احمدی تاجر چرم لاہور کو جن کو مجلس
ہذا نے اشیاء مطلوبہ کے وصول کرنے کا اختیار
دیتی ہے۔ سپرد کر دیں۔ دستخط سکریٹری

اعلان ضروری

بفوزان اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
مکانات کے انتظام کے لئے۔ اور دیگر ضروری امور کیلئے
جلسہ پرائیوے ہماؤن کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے
اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو صاحب جلسہ پرتشریف
لانیوالے ہیں وہ اپنی لوکل انجمن کے سکریٹری صاحب
کو اپنا نام لکھا دیں۔ تاوہ ایک فہرست میں آئیوالے
ہماؤن کی تعداد سے مجھ اطلاع دیں۔ کہ انتظام میں سہولت
ہو سکے۔ جہاں کوئی انجمن نہ ہو۔ یا وہ کسی قریب کی انجمن میں
اپنا نام نہ درج کر سکیں تو وہاں کے آئیوالے احباب براہ راست
مجھے اطلاع دیں۔ ممنون ہوں گا۔ والسلام
حاکم ساد عبد العزیز ناظم مکانات از قادیان ضلع گورداسپور
چیمکار محمدی | یعنی سوانح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زبان پنجابی
منظوم تمام حالات پر مشتمل ہے۔ احباب منگوائیں۔ اس میں مصنف
کی امداد کا ثواب بھی ہے۔ قیمت ۴۰۔
(ملنے کا پتہ - منشی جھنڈے خاں بے ہالی ضلع گورداسپور)

اخبارات عالم

خواجہ کمال الدین حیدر آباد | خواجہ صاحب کو سرکار عالی سے
میں رخصتہ ایک ہزار روپے
بقول زمیندار | ارحمت ہوئے اور انکے مشن
کی بھی امداد دو سو روپہ ماہانہ سے فرمائی گئی۔

راجہ سرہین السلطنت بہادر نے اپنی ڈیوٹی میں پرنسپل
خواجہ صاحب کو براہ قدر دانی ایک جامہ داری عبا ایک سو دو روپی
ریشمی عمامہ ایک طلائی گھڑی اور پینتیس۔ اشرفیاں تحفہ
عنایت فرمائیں اور انکے اسلامی مشن کی مستقل امداد
کرنے کا بھی وعدہ فرمایا۔

آقا فودشی کی یہ بہت کم قیمت ہے۔ خبر ہے مولوی ثناء اللہ
کو ریاست رامپور سے ہزار روپہ ملا تھا۔ خواجہ صاحب بھی کھلی
کھلی مخالفت کریں تو ان کی ذات خاص کے لئے نو ہزار روپہ
سالانہ سے زیادہ مقرر ہو سکے گا۔

فرانسیسی پورٹ منظر ہے کہ انہوں نے کروڑوں
کے مشرق میں بلغاریوں پر حملہ کیا اور مقام بردسینک پر قبضہ
کر لیا۔ انگریزی فرانسیسی سپاہ کی معتد بہ کشت بختی رہی۔
جرمن پورٹ منظر ہے کہ انہوں نے مسٹر ویزا کے جنوب
مغرب میں سردی عقب کی محافظ سپاہ کے حملے سپا کر دیے ہیں۔
بلغاری سنا ستر کی اصل سردی فوج کے گرد گھیر ڈال دی ہیں
جو مانٹی نگرو اور سقوطی کی سمت میں بچے ہٹ رہی ہے۔

سرجان فرینچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ہم چار روز تک
غنیم کی خندقوں پر کامیابی سے گولہ باری کرتے رہے اور غنیم کے آٹھ
کے جنگلوں کو تباہ کر کے علاوہ سینہ پناہوں میں رخنہ ڈال دینے
برطانیہ کے ۲۲ ہوائی جہازوں نے جرمنوں پر حملہ کیا۔ فرانسیسی پورٹ
منظر ہے کہ توپخانہ کی معمولی آتشباری جاری رہی اور دو سجز مشین
برف باری ہوئی۔

اطالیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے گوریزیا کی شمال مغربی گھاٹیوں
پر غنیم کے شدید جوابی حملے سپا کیے۔ کارسو کی سطح پر تھک پڑے ہسان
ٹائیکل کے علاقہ میں شدید جنگ وقوع میں آ رہی ہے۔
فرینچ ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے مسٹر ویزا پر کامیابی
سے گولہ باری کی۔

کلکتہ میل کے وقت میں تبدیلی :- کلکتہ میل جو اب لاہور
میں ۱۲ بجے پہنچ کر ۱۲ بجکر ۴۲ منٹ پر راولپنڈی کو روانہ
ہو جاتی ہے یکم ماہ دسمبر سے ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ پر پہنچ کر لاہور
سے ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر روانہ ہو جایا کرے گی۔

جرمنی کے نقصان کی رفتار :- لندن ۲۶ - نومبر جرمن سپاہ
کے مستقل نقصان کا اندازہ ۳ لاکھ ماہوار سے کم نہیں۔
برطانی اخبارات کا جو سرکاری نمائندہ متعلق کیا گیا ہے
اسکے اندازہ کے مطابق جرمنوں نے جنگ کے ابتدائی پندرہ
ماہ میں ۴ لاکھ کا نقصان اٹھایا جن میں سے ۳ لاکھ سپاہی
واپس نہیں آئیں گے۔ خدمت کی عمر ۴ سال تک بڑھائی
پڑے گی۔

اعلان

قاعدہ یسنا نقلا کی طرز پر تین پارے دفتر میگزین
نے پہلے چھپوائے تھے۔ جن سے علی الخصوص بچوں اور
متبدیوں کو پڑھنے میں بہت سہولیت ہوتی ہے۔ اور جو
بکثرت فروخت ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو اس قسم کے پاروں
کی خواہش اور رغبت کو دیکھ کر دفتر میگزین نے افادہ
عام کے لئے تمام قرآن شریف چھپوانے کا ارادہ کیا ہے
اور سر دست پارہ چارم و پنجم چھپ کر تیار ہو گیا ہے
پہلے تین پاروں سے ان کی کھائی چھپوائی اور کاغذ
بھی عمدہ ہے۔ احباب جلد درخواستیں بھیج کر منگوائیں۔

قیمت فی پارہ

درخواستیں بنام میگزین قادیان - ضلع
گورداسپور ہوں

کشتہ جریان

غرباکی درخواست منظور بجائے تین روپے کے اڑھائی روپے
جریان - درد کر - کثرت احتتام - ان امراض میں یہ کشتہ اکیر
ثابت ہوا ہے۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح
بلکہ زندہ در گور کر دیتی ہے۔ اور اس سے دیگر بہت سی بیماریاں
مثلاً مایوخیلیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھکنا - ضعف دماغ -
بینائی کا کم ہونا - بخوابی - خوف - نامردی وغیرہ پیدا ہو جاتی
ہیں۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ اور کئی
ہزارے جریان وائے ریشوں پر آزمایا ہے۔ محض خدا تعالیٰ کے
فضل جو بیس روز کے استعمال میں بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ
کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ ہلک فائدہ اٹھائے۔ قیمت چوبیس
روز کے بیسے بیج بدرق عطر محصول اک ہزار خریدار
المشتران - نظام جان - عبدالرحمن کاغانی - قادیان - ضلع گورداسپور